Okadia Accounting

SERVICE

PROVIDING:

- Accounting Service
- Full Set of Books
- Income Tax
- Trial Balance
- Financial Statements

by Professional Accountant

CALL: Mr. Abid Okadia BUS. 752-6090 RES. 423-2539

1871-A LAWRENCE AVE. E. Second floor

MESSENGER

پیغامبر

جلد ۳ — شمارہ ۶

صدر ضیا مشترکہ دفاع کی تجویز پیش کرینگے

گیارھویں کانفرنس کا ایجنڈا ۹۴ نکات پر شامل ہوگا

افغانستان اور ایران کے مسائل کانفرنس پر حاوی رہیں گے

لیبیا سے بیس امریکیوں کو نکال دیا گیا

اسلام آباد میں لیبیا کے سفارت خانہ پر طلبا نے قبضہ کرلیا

جمہوری عوامی بیورو کے نظم و نسق کے لئے ۵ رکنی کمیٹی مقرر کردی گئی

لیبیا کے سفارتخانہ پر قبضہ

یوگنڈا میں فوجی کمیشن نے اقتدار سنبھال لیا

تین روزہ کشمکش کے بعد صدر بنائسا اقتدار سے محروم ہوگئے

شرعی قوانین کے نفاذ سے جرائم میں ۲۰ فیصد کمی آگئی ہے

افغانستان کے فٹ بال کھلاڑی

کیا آپ نے
حال میں مخصوص کنیڈین
کو دیکھا ہے؟

آئینہ میں
اپنی شکل دیکھئے۔

Multiculturalism/The Canadian Experience.

Honourable Jim Fleming
Minister of State
Multiculturalism

L'honourable Jim Fleming
Ministre d'État
Multiculturalisme

Canada

THE MESSENGER
پیغام بشر
سرپرست (...)

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر
معاون: حسنین اختر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں بھی میری ضرورت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں ہیں

ہم
اسد الدین خواجہ
پر
گوروں کے تعصباتی حملے
کی
شدید مذمت کرتے ہوئے
پُرزور
احتجاج کرتے ہیں

مشعلِ ہدایت

حضرت جعفر صادقؑ

آپ ۸۰ھ مطابق ۶۹۹ء میں مدینہ میں پیدا ہوئے امام باقر کے بیٹے اور چھٹے امام ہیں۔ آپ حدیث اور فقہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ نہایت جری اور نڈر تھے۔ ۱۴۸ھ مطابق ۷۶۵ء میں انتقال ہوا۔

توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ چھوڑنا مشکل۔

گناہ پر اصرار، انسان کی ہلاکت کا موجب ہے۔

دوسروں کے مال کا لالچ نہ کرنا ہی داخلی سخاوت ہے۔

دل کی آنکھ عبادت سے کھلتی ہے اس کی رسائی لامکاں تک ہے اور کائنات کا کوئی راز اس سے چھپا نہیں

انسان کے پاس ایک ایسی قوت بھی ہے جو مستقبل میں جھانک سکتی ہے یہ اس وقت بیدار ہوتی ہے جب حواس خمسہ سو رہے ہوں اور دماغ مشاہدات سے آزاد ہو

تغیر اساس کائنات ہے پانی کہیں سحاب بن رہا ہے کہیں موتی اور کہیں آنسو۔ نور ظلمت میں بدل رہا ہے اور ظلمت نور میں

انسان اعمال میں آزاد تو ہے لیکن اس کی آزادی لامحدود نہیں اس لئے کہ اس کے اختیار میں کچھ شائبہ جبر بھی ہے

جو اللہ سے انس رکھتا ہے اس کو لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔

بے حد اعتقاد بربادی اور نکتہ چینی بدنصیبی ہے

انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے غصہ کو پی جانا افضل ترین جہاد ہے۔

ابتلاء ایک شرف ہے اسی لئے خاصانِ حق اس میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔

نفس اللہ کا مخالف ہے اور نفس کی مخالفت خدا کی دوستی ہے۔

حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل کے اندر ہے اگر تو اس کو ایک کھلے طباق میں رکھ کر بازار کا گشت لگائے تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو اس طرح آشکار کرنے میں تجھے شرم آئے۔

لوگوں نے ایک عالم سے پوچھا: "بادشاہ تمہیں دعوت کیوں نہیں دیتا؟"
عالم نے جواب دیا: "بادشاہوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے سے بڑوں کو دعوت نہیں دیتے"

سچی باتیں

زمین گول ہو یا چپٹی اس سے آپ کی زندگی پر اثر کیا ہوا؟ زمین گھومتی ہو یا ساکن اس سے آپ کی عملی ضرورت کون سی اٹکی ہوئی ہے؟ آفتاب کا چاند سے فاصلہ اتنا ہو یا اتنا، آپ کی معاشری اخلاقی، روحانی زندگی کو اس سے واسطہ کیا! — سوچ کر دیکھئے تو کتنے غیر اہم، غیر ضروری اور آپ کے لیے لاحاصل ہیں یہ بڑے بڑے سائنسی انکشافات! — آپ اپنی زندگی بھر اس قسم کا کوئی انکشاف نہ کر سکے تو اس میں حسرت کی کون سی بات ہے؟ اسے آپ اپنی کم نصیبی کسی درجہ میں کیوں سمجھتے ہیں؟ اس سے آپ میں کمی کون سی رہ جاتی ہے؟ کائنات اخباری کے نازک سے نازک حقائق بھی اگر آپ کے لیے نامعلوم رہ گئے تو اس سے آپ کی انسانیت کی تکمیل میں کون سی کسر رہ گئی؟ کوئی بھی نہیں — اہم ترین انکشاف کرنے کا اگر حوصلہ ہو تو نگاہ کو باہر کی طرف پھینکنے کے بجائے اندر کی طرف کر دیجئے!

چاند سورج کی گردشوں کو جانئے یا نہ جانئے، سیاروں کی حرکت کا علم رکھئے یا نہ رکھئے، بہرحال آپ کو جاننے اور بہر ضرورت اپنے آپ کو پہچانئے۔ غور اپنی حقیقت پر کیجئے اور معرفت اپنے آپ کی حاصل کیجئے۔ کھوج اس کا لگائیے کہ سب سے بڑا دشمن آپ کا کون ہے؟ یقیناً اپنا نفس ہی نظر آئے گا۔ غصہ اور بے جا غصہ آپ کو کون دلاتا ہے؟ غیبتوں پر، بد گوئی پر، بد بانی پر کون اکساتا ہے؟ طاعت سے جی چرانے پر کون لاتا ہے؟ فسق و معصیت کی ترغیب کون دلاتا ہے؟ رشک، حرص، بخل، حسد و عناد کا [illegible] کون ہر بار کرتا ہے؟ سب سوالوں کا جواب ایک [illegible] نفس ہے جب اس حقیقت کو آپ جان گئے تو دنیا میں سب سے بڑی حقیقت کو آپ جان گئے اور اب ان تفصیلات کی طرف توجہ ہو جائے گی کہ نفس کن کن تدبیروں سے [illegible] رشک، حسد، بغض [illegible] اسباب [illegible] کے محرکات کیا ہوتے ہیں؟ طاعت کی یاد [illegible] جب آنے لگے [illegible] — جس وقت ان حقائق کا انکشاف ہو گیا آپ [illegible] کشف سے بڑھ گئے [illegible] ان پر رشک کی ضرورت نہ رہی۔ اس لیے وہ آپ [illegible] — عرفان نفس کی دولت کے آگے [illegible] معارف و حقائق کا انکشاف ہیچ ہو!

[illegible] کھلاڑیوں کی نمازِ جمعہ

[illegible] گزشتہ ٹیسٹ میچ کے سلسلے میں [illegible] کھلاڑیوں نے نماز جمعہ [illegible] پاکستان کی ٹیم اور ہندوستان کی [illegible] دن بھی کھیل جاری ہوتا تھا۔

[illegible]

کراچی کے ممتاز صحافی حامد زبیری کے صاحبزادے جمیل زبیری کی پچھلے دنوں کراچی میں روزنامہ ڈان کے سابق ایڈیٹر مرحوم الطاف حسین کی پوتی [illegible] زبیر سے شادی ہوئی جمیل زبیری لندن میں ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ فرم سے منسلک ہیں۔

صدر سادات وزارتِ عظمیٰ کا بھی عہدہ سنبھال لیں گے

نئی کابینہ کا اعلان آج کر دیا جائے گا

قاہرہ (رائٹر) مصر کے دو سرکاری اخبارات نے آج یہ اشارہ دیا ہے کہ صدر انور سادات وزارت عظمیٰ کا عہدہ بھی سنبھال لیں گے تاکہ وہ اہم سیاسی و اقتصادی تبدیلیاں لا سکیں۔ کثیر الاشاعت روزنامہ الاخبار کے اداریہ میں کہا گیا ہے کہ جس طرح ۱۹۷۳ء کی جنگ میں فیصلہ کیا گیا تھا اسی طرح صدر نے داخلی امور کی ذمہ داری بھی لینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہ اپنے پروگراموں کو صحیح طور پر عمل جامہ پہنا سکیں۔ نیم سرکاری اخبار "الاہرام" نے صفحہ اول پر شائع ہونے والے خصوصی کالم میں کہا ہے کہ ماضی میں صدر سادات کی قیادت میں مصر نے کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں اور لوگوں کو اعتماد ہے کہ ان کی قیادت میں ملک نئی منزل کی جانب بڑھے گا۔ گزشتہ روز مسٹر ممدوح سالم نے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ الاہرام نے لکھا ہے کہ نئی کابینہ کا اعلان بدھ کے روز کیا جائے گا اور وزرا اگلے روز حلف اٹھائیں گے۔

نیپال کے عوام کی اکثریت پنچایتی نظام کی حامی ہے

کھٹمنڈو (رائٹر) نیپال کے ۵۵ فیصد ووٹروں کی رائے ہے کہ ملک میں ۱۹۶۰ء سے نافذ العمل پنچایتی نظام حکومت رائج رہنے دیا جائے اور سیاسی پارٹیوں پر پابندی برقرار رکھی جائے۔ نیپال کی نیوز ایجنسی کے مطابق ہونے والے ریفرنڈم میں لوگوں سے پوچھا گیا تھا کہ وہ پنچایتی نظام کو جاری رکھنے کے حق میں ہیں یا سیاسی پارٹیوں پر مشتمل جمہوری نظام چاہتے ہیں۔ اب تک ۷۰ فیصد حلقوں کے نتائج سامنے آئے ہیں۔ ریفرنڈم میں ۴۰ لاکھ ووٹروں میں سے ۶۶ فیصد نے رائے دی تھی۔

امتیاز احمد کو گرانٹ کمیشن کی سلیکشن کمیٹی سے سبکدوش کر دیا گیا

کراچی ——— قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان امتیاز احمد کو یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کی کرکٹ سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین کے عہدہ سے الگ کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ سابق ٹیسٹ کرکٹر نسیم الغنی کو چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ امتیاز احمد کی جگہ نسیم الغنی کو چیئرمین مقرر کرنے کا اعلان گرانٹ کمیشن یونیورسٹی کی ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن صوفیہ [illegible] نے انٹر یونیورسٹی کرکٹ ٹورنامنٹ میں پنجاب یونیورسٹی کی کامیابی کے اعلان کے بعد کیا۔ فائنل میچ میں پنجاب اور کراچی یونیورسٹی کی ٹیموں کے درمیان مقابلہ کا حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا تھا اس لئے دونوں ٹیموں کے پہلی اننگز کے سکور کی بنیاد پر پنجاب یونیورسٹی کو چیمپئن قرار دے دیا گیا۔ صوفیہ [illegible] نے ایک نئی سلیکشن کمیٹی بھی قائم کی ہے جس کے تمام ارکان کراچی کے رہنے والے ہیں۔ پاکستان ریلوے کے خواجہ اسلم جو سابقہ سلیکشن کمیٹی میں شامل تھے ان کو بھی نئی سلیکشن کمیٹی میں شامل نہیں کیا گیا۔ نئی سلیکشن کمیٹی کے باقی ارکان یہ ہیں۔ غفار علی خان، آصف احمد، ریاض محمد، [illegible] سعید کراچی یونیورسٹی کے سابق ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن اور موجودہ ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن شامل ہیں۔ امتیاز احمد کی علیحدگی کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔

تیل کے چشموں کو بھک سے اڑا دیا جائے گا

امریکہ کو یاسر عرفات کی وارننگ

کویت (رائٹر) فلسطین کی تنظیم آزادی پی ایل او کے سربراہ یاسر عرفات نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ نے [illegible]

[illegible]

پاکستان کے لئے موزوں نظام حکومت کی تلاش

اسلام آباد — (اسٹاف رپورٹر) ملک بھر کی یونیورسٹیوں کے ۲۵ نامور پروفیسروں اور ماہرین سے کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان کے لئے مستقل آئینی نظام حکومت موزوں ہو گا؟ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے زیر اہتمام ... گزشتہ ماہ منعقدہ سیمینار کی طرف سے مرتب کردہ سفارشات کی روشنی میں کیا جا رہا ہے۔ اس سیمینار میں تاریخ، سیاسیات اور دیگر شعبوں کے پروفیسر صاحبان نے شرکت کی تھی۔ انہوں نے حکومت کو سفارش کی تھی کہ یہ رپورٹ مزید مطالعہ کے لئے ۲۵ نامور پروفیسروں کو بھیج دی گئی ہے۔ ملک کی تمام یونیورسٹیوں کے ۲۵ پروفیسروں کے ... ۲۵ مارچ سے اس رپورٹ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ ماہرین اس بات کا بھی جائزہ لیں گے کہ کس طرح اسلامی نظام کو عوام کے مسائل کو بہتر طور پر حل کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

Now minor offences no longer create major problems.

As of March 31st, a new law makes it quicker and easier to deal with minor violations.

What's covered?

[illegible]

How does the new law work?

[illegible]

How is the law for minor offences simpler?

[illegible]

What other responsibilities are mine?

[illegible]

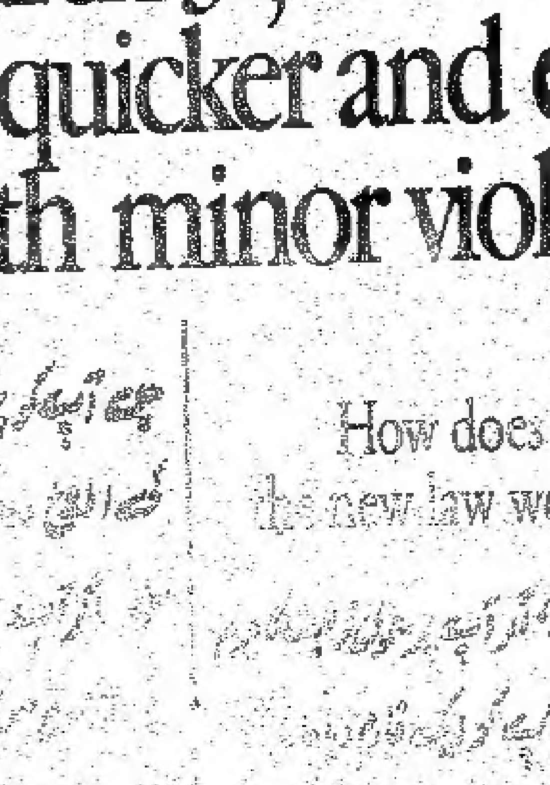

R. Roy McMurtry, Attorney General

William Davis, Premier

Ontario

Provincial Offences Information, Queen's Park, Toronto.

ناقابلِ یقین

سستی ٹکٹیں

تفصیلات کے لئے آج ہی ہم سے رابطہ قائم کریں

IATA

UNIVERSE TRAVEL AGENCY

3316 KEELE STREET — DOWNSVIEW, ONTARIO, CANADA, M3M-2H7

ZAHIR MODI 630-7393

ماہنامہ

MONTHLY AAWAZ

آواز

جلد ۱ | جون ۱۹۸۰ء | شمارہ ۳

زیورات ——— مشرقی حُسن کی ایک اہم ضرورت — ایک پاکستانی بچّی

ساجدہ پروین عرف صائمہ

شاہد نقوی کا پیغام ...

امیر الدین خواجہ کے نام جو نسلی امتیاز کا شکار ہوئے

سنتے ہیں کل اٹھے گئے آدم کے نور عین
کوئی بدن کی جان تو کوئی دلوں کا چین
کوئی سمجھ نے اپنے ہی جھوٹی زیب و زین
آخر کو بد شمار ہوئے ننگ مشرقین

چھوٹی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا
"پکی" کے ایک لفظ نے دیوانہ کر دیا

اے دوست دل میں گرد کدورت نہ چاہیے
اپنے تو کیا بروں سے بھی نفرت نہ چاہیے
کہتا ہے کون پھول سے رغبت نہ چاہیے
کانٹے سے بھی مگر تجھے وحشت نہ چاہیے

کانٹے کی رگ میں بھی ہے لہو سبزہ زار کا
پالا ہوا ہے وہ بھی نسیم بہار کا

ہوتے ہیں پائمال تو کھلتے ہیں زرد پھول
کل رحمت عمیم کا ہم پر بھی تھا نزول
خوبان بوستاں میں ہمارا بھی تھا شمول
اے راہ رو نہ ڈال ہمارے سروں پہ دھول

ہر چند انجمن سے نکالے ہوئے ہیں ہم
لیکن صبا کے گود کے پالے ہوئے ہیں ہم

کہتا ہوں پھر کہ دل میں کدورت نہ چاہیے
وحدت کے سر پہ ضربت کثرت نہ چاہیے
خلق اکائی میں عداوت نہ چاہیے
غیرت و شر و عصبیت نہ چاہیے

آفاق ایک جسم ہے اور ایک ذات ہے
اے دوست وہم غیر جہالت کی بات ہے

ہے جان و جاندار کی بنیاد ایک ہے
ارض و سما کی علت ایجاد ایک ہے
بت سیکڑوں ہیں حسن خداداد ایک ہے
سب دل الگ الگ ہیں مگر یاد ایک ہے

یکساں ہے مال گو ہیں دکانیں جدا جدا
معنی ہیں سب کے ایک زبانیں جدا جدا

بے شک جو بخشا ہے دھڑکتے دلوں کو چین
اس کا وجود بزم جہاں کی ہے زیب و زین
لیکن وہ بد شمار جو ہے ننگ مشرقین
وہ شخص بھی ہے آدم و حوا کا نور عین

نفرت سے یوں نہ چاک وفا کا لباس کر
اے بھائی اپنے باپ کے بیٹے کا پاس کر

لا ہوتے جو نہ روح زمیں کو ابھار کر
نوع بشر کو دعوت حق دے پکار کر
بہتر ہے کوئی تو کوشش اصلاح کار کر
کچھ ہاتھ آسکے گا نہ انساں کو مار کر

نفس مریض کو در خود لطف و عطا نہ کر
اے چارہ گر مریض پہ لیکن جفا نہ کر

ہاں رحمت وسیع بن اے رحمت مآب
حسن عمل سے کھول دلوں کی طرب کے باب
سیراب کر دلوں کو باندازۂ سحاب
عالم پہ نور پاشی ہو مانند ماہتاب

انساں کو نہ دیدۂ جور و جفا سے دیکھ
اے بندۂ خدا تو نگاہ خدا سے دیکھ

انساں کے خمیر میں ہے جذبۂ گناہ
معلوم تو طفیل ہے علت پہ کر نگاہ
گمراہ کوئی شخص نہیں ہے خدا گواہ
صید فریب جادہ ہیں گم کردگان راہ

ہر فرد جبر ہائے علل کا غلام ہے
نفرت شریعت بشری میں حرام ہے

قوموں کے درمیان جو ہیں یہ برو کوہسار
یہ قیود ہائے تفرقہ انگیز در شتہ خوار
یہ اختلاف لہجہ و نیرنگی شعار
یہ رنگ و نسل و قوم و عقائد کی گیرودار

ان سب کا میل جوڑ اخوت کو باندھ کر
اترا ہا ہے خون کے رشتوں کو کاٹ کر

اب بھائی ہے کہ بھائی کو پہچانتا نہیں
ہم بھائی بھائی ہیں یہ کوئی جانتا نہیں
اک دوسرے کو دوست بھی گردانتا نہیں
سب ایک گھر کے ہیں کوئی مانتا نہیں

ارباب آشتی ہمہ تن جنگ ہو گئے
ہم جس قدر وسیع ہوئے تنگ ہو گئے

اسمائے نطق و سیرت و اشکال و رنگ و بیں
ان سب سے ملت بشری کو غرض نہیں
ہاں غور کر نہ ذہن سے یہ نکتہ مبیں
آتا ہے یہ زباں پہ میری "میں" جو ہمنشیں

یہ "میں" نہیں تو اہل عالم جسم سے ہو گئے
یہ "میں" تو ہے نظام دو عالم لیے ہوئے

منزل ہے تیری داوری گلگشت و چمن سے دور
صحرا و سبزہ زار و سراب و دمن سے دور
پا پا و شیخ و راہبر و برہمن سے دور
دین و رسوم و نسل و زبان و وطن سے دور

تیرا وجود فخر ضمیر حیات ہے
تو صرف ایک فرد نہیں کائنات ہے

اے دوست صلح امن سے ہو شاد و بامراد
انساں کے دماغ کا سرطان ہے عناد
روح بشر کی موت ہے خونخوار و فساد
اپنے غضب سے جنگ ہے سب سے بڑا جہاد

دکھوں میں ہے نظم کو دو [illegible] گردہ
جو مسکرا کے شیشے میں ہے [illegible]

تو ہے میں ڈوبی ہے نگاہ وفا شعار
آندھی کو باندھتا ہے لگاوٹ کا ایک تار
توپوں کو روندتی ہے اک آہنگ مہر بار
پتھر میں تیرتی ہے محبت کی نرم دھار

دشمن کی سمت ایک ذرا مسکرا کے دیکھ
اس حربۂ لطیف کو بھی آزما کے دیکھ

قاتل بھی ہو رہا ہو اگر پیاس سے نڈھال
پانی اسے پلا کہ یہی ہے رہ کمال
دشمن بھی گر رہا ہو تو ہاں دوڑ کر سنبھال
تو کے بھی کوئی منہ پہ تو ماتھے پہ بل نہ ڈال

دل کی سپر پہ خنجر کا ہر وار [illegible]
تار نگاہ لطف پہ تلوار [illegible]

جھکتا ہے فتنہ عفو ترحم کے سامنے
گھٹتا ہے قہر حسن تکلم کے سامنے
تھمتا ہے شور جنگ ترنم کے سامنے
تلوار کانپتی ہے تبسم کے سامنے

بدلے کی رسم دین وفا میں حرام ہے
احسان اک شریف ترین انتقام ہے

طاقت عطا ہو صبر کی خواجہ امیر کو
ہمت عطا ہو جلد اس عبد حقیر کو
تو معاف کر گناہ کبیرہ صغیر کو
تم ہے تو جہاں کے غریب و امیر کو

شاہد اسے شفا ہو کہ ہے قوم کی دعا
یارب مجھے عطا ہو جو ہے میرا مدعا

شاہد نقوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

آواز

(سکاربرو (کینیڈا))

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر

معاون: حسنین اختر

اپنا تو کام ہے کہ جلاتے چلو چراغ
رستے میں خواہ دوست کہ دشمن کا گھر ملے

کسی نے زبان سے پوچھا "اے زبان تیرے اوپر نیچے بتیس نوکیلے ہتھیار ہیں، پھر بھی تو زخمی نہیں ہوتی آخر اس کی کیا وجہ ہے؟" زبان نے جواب دیا "اس کی وجہ ہے میری نرمی" ـــــ جیسے گھوڑے کا چکر، بھیڑ کی ٹکر اور عورت کا مکر مشہور ہے اسی طرح یہ بات بھی عام ہے کہ "انسان صورت سے جانا اور زبان سے پہچانا جاتا ہے۔

زبان کی کئی قسمیں ہیں جو اپنی صفات کی بنا پر جانی پہچانی جاتی ہیں۔ مثلاً زبان کی نرمی، بدزبان، پھوہڑ زبان، لمبی زبان، گونگی زبان، شیریں زبان، تیکھی زبان، پیاری زبان، انسانی زبان، حیوانی زبان، شیطانی زبان، روحانی زبان، رومانی زبان اور جو آپ سمجھ نہ سکیں وہ کہلاتی ہے انجانی زبان۔

زبان کی وجہ سے نہ جانے کتنی وجوہ ہیں آنچ زبان نے حکومتوں کا تختہ الٹا، زبان ہی دشمن بناتی ہے، زبان ہی محبت کرنا سکھاتی ہے۔ زبان ہی کی وجہ سے انسان شہرت کی بلندی پر پہنچتا ہے اور زبان ہی کی وجہ سے انسان ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ زبان ہی کلمۂ حق ادا کرتی ہے اور زبان ہی نازیبا کلمات ادا کر کے اپنے شجرۂ نسب کا اظہار کرتی ہے۔

آپ اپنے منہ کی زبان استعمال کریں یا دل کی زبان، قلم کی زبان استعمال کریں یا نظر کی زبان صرف ایک لمحہ کیلئے سوچیں کہ آپ کی زبان کا کسی کو پاس ہے بھی کہ نہیں ہے...... ورنہ آپ کی زبان کسی کی سمجھ میں نہیں آئے گی... پھر انجانی زبان کا کیا پاس ہوتا ہے۔

مدیر کے نام ایک خط

گھٹ گئے انسان

بڑھ گئے سائے

محترم سہیل اختر صاحب

السلام علیکم

ایک کرم فرما نے کسی مقامی اردو اخبار میں شائع ہونے والے ایک تنقیدی مضمون کی طرف راقم الحروف کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ مضمون پُر شکوہ بھی ہے اور پُر شکم بھی۔ پُر شکوہ اس لئے کہ ابتداء ہی میں ہنگامی کا رونا رویا گیا ہے۔ پُر شکم اس لئے کہ صاحبِ مضمون نے گلوں اور شکایات کے علاوہ اپنے مضمون میں "گوشت" کا ذکر (غالباً اپنے اشتہائے لحم کی تسکین کی خاطر) خوب پیٹ بھر کر کیا ہے۔ مشہور ہے کہ صاحبِ مضمون اپنے افسانہ پڑھنے میں بھی جو کہتے ہیں بغیر کسی لپٹی رکھے صاف صاف (کھل کر) کہتے ہیں۔ چنانچہ مضمون مذکورہ میں انہوں نے ذاتیات سے بالاتر ہو کر اپنے روایتی انداز میں انشا پردازی کے جوہر کچھ اس انداز میں بکھیرے ہیں کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنے آپے (غصہ) سے باہر ہو جائیں تو اس سے بھی زیادہ غضبناک اور عبرتناک مضمون تحریر فرما سکتے ہیں اور یہ کہ اس فن میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

مضمون مذکور میں موصوف نے خطۂ لاہور کے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ اس خطۂ زمین سے جس خطہ کی اس روئے زمین پر مثال نہیں ملتی۔ رنگ اور حکایت بھی وابستہ ہے۔ دروغ برگردنِ راوی سنا ہے کہ اس خطۂ زمین پر کسی زمانے میں ایک ایسا مہاراجہ بھی حکمران تھا جو ایک آنکھ کی بینائی سے محروم تھا۔ ایک روز چڑھتے دن اس نے ایک درباری کو یہ حکم صادر فرمایا کہ وہ مہاراجہ کو زیرِ لب کرنے سے قبل ہنسا دے ورنہ مہاراجہ اس کا سر قلم کرا دیگا۔ درباری کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اسے بخوبی علم تھا کہ مہاراجہ قول و فعل کا پکا ہے۔ چنانچہ جتنے لطیفے لطائف اسے یاد تھے سب سنا دیئے مگر مہاراجہ کی رگ ظرافت نہ پھڑکی۔ درباری کا گلا رندھ گیا اسے اپنی موت سامنے ناچتی نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ جب دو چار سانس حیات باقی رہ گئیں تو وہ بھی تنگ آ گیا۔ زندگی تو ختم ہوتی نظر آ ہی رہی تھی۔ مہاراجہ سے یہ کہہ کر چلتا ہوا کہ "جاؤ کانے نہیں ہنستا تو نہ ہنس" مہاراجہ بے اختیار ہنس پڑا اور اسے مالا مال کر دیا۔

شومئی قسمت سے راقم کی ابھی صاحبِ مضمون مذکور سے کچھ یاد اللہ ہے۔ موصوف "پیغام" ۱۴ مئی ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں اپنے نام راقم کے ایک ذاتی خط کے حوالے سے اپنے ایک مضمون کی ابتداء اس طرح کرتے ہیں "جناب انور شیخ کا اس خط نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں دلوں میں موجودہ رنج و غم کی تہوں کو اپنے دامنِ احساس میں سمیٹنے کی کوشش کروں ورنہ میں نے اس حقیقت سے سمجھوتہ کر لیا ہوا تھا کہ ملک کے اندر اور ملک کے باہر بیٹھے [illegible] کا ایک ایسا ٹولہ موجود ہے جو [illegible] اغراض و مقاصد کے لئے ہی شور مچاتے [illegible] ایسا لگتا ہے کہ کروڑوں ابلتے اور کھولتے انسانوں کی چیخ و پکار بھی انہیں متاثر نہیں کر پاتی......"

اس مناسبت سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ موصوف کا یہ لکھا ہوا اپنے زرین خیالات سے قارئینِ اردو ادب کو مستفید کرتے رہیں گے۔ سنا بھی ہو گیا ہے کہ قلم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے۔

کہ بس قلم رکھ ہاتھ سے [illegible] کاہے کے چاہنے والوں [illegible] امید ہے آپ بخیریت ہونگے۔

خیر اندیش

انور شیخ مبلغ

نوٹ: آپ کی دلچسپی کیلئے مضمون کی ایک کاپی بھی اس خط کے ساتھ منسلک ہے۔

INDIAN GROCERIES AND SPICES

1975 LAWRENCE AVE. EAST
SCARBOROUGH, ONTARIO, CANADA.
(416) 782-7157

724 WILSON AVENUE
DOWNSVIEW, ONTARIO, CANADA
(416) 630-4335

HEAD OFFICE
4807 WAST NORTH AVENUE
MILWAUKEE, WISCONSIN 53208
USA (414) 871-2070

WHOLESALE RETAIL MAILORDER

Long Grain White Rice	
25 lbs.	$ 8.50
100 lbs.	33.00
Parboiled Long Grain Rice	
25 lbs.	10.10
100 lbs.	39.00
OILS	
Corn Oil 16 kg	$29.99
Peanut Oil 16 kg	29.99
Sunflower Oil 20 kg	31.99
FLOUR	
Robin Hood Flour 10 kg	$ 3.99
Whole Wheat Flour 10 kg	4.25
40 kg	15.25
Durum Wheat Flour 12 kg	6.49
Stone Ground 40 kg	19.49
BASMATI RICE:	
50¢ per pound (only in 25 lb. package)	$12.50/25 lb.
PICKLES	
King Pickles (except Gunda & Sweet Pickles) bottle	$ 1.49/
Achar Pachranga	$ 1.69/tin
MISCELLANEOUS	
Besan	$3.99/2 kg
Rohn	$3.75/5 lb.
.79¢/lb. (minimum five pound package)	

SALE PERIOD - APRIL 1 TO MAY 30 NO RAIN CHECKS ON ANY ITEM

MANAGEMENT RESERVES TO TERMINATE SALE AT ANY TIME OR LIMIT THE QUANTITY

گروسری، تازہ سبزیاں اور ہر قسم کے مصالحہ جات
نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں

PIRRI'S Maryland MARKET
VEGETABLES — FLOWERS
LÉGUMES — FLEURS

Retail: 1108 Pharmacy Ave. (at Lawrence) Scarborough, Phone: 759-4473

Wholesale: 1952 Birchmount Rd. (1 block N. of Eglinton Ave.), Scarborough, Phone: 759-5214

اتنی سی بات

مدیر محترم! آداب

یہ "آپ کی آواز" کا جادو ہے جس نے مجھے لکھنے پر مجبور کیا۔ عرصہ ہوا "پیغام" صبر کیلئے لکھا تھا۔ طویل غیر حاضری کے بعد آج "اتنی سی بات" لیکر حاضر ہو رہی ہوں۔ وہ شمارہ جس میں انور شیخ صاحب کا افسانہ "ٹونی براؤن" شائع ہوا تھا، اگر آپ کے پاس ہو تو بھیج دیں، نوازش ہوگی۔ آصف مرزا کی شدت سے کمی محسوس ہو رہی ہے، کہاں ہیں وہ آجکل۔

فقط

فردوس حیدر

ٹورانٹو، اونٹاریو

قاسم نے فائلوں کے ڈھیر سے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو دیوار سے لگے ہوئے گھڑیال نے پانچ بجائے۔ آج اس کا ارادہ جلدی گھر جانے کا تھا۔ دو دن سے وہ رات کے بارہ بجے کے بعد گھر جاتا رہا تھا جس کی وجہ سے شہلا ناراض تھی۔ "آج اسے فلم دکھانے لے جاؤں گا" اس نے سوچا اور مسکرا دیا۔ اسے معلوم تھا شہلا کتنی ہی ناراضگی کا اظہار کرے فلم کے نام پر چہک اٹھتی ہے۔ وہ اپنا بریف کیس اٹھاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا --- مگر دروازے میں وجاہت پر نظر پڑتے ہی وہ ٹھٹک گیا۔ "وجاہت آج میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکوں گا۔" وہ ملتجی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا --- "نو ممبر....." وجاہت کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں اور زبان لڑکھڑا رہی تھی --- وہ اپنا جملہ پورا کئے بغیر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

قاسم کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کے بوجھ تلے دب کر رہ گیا ہے۔ اس کے احسانات کا بوجھ۔ اس کی مراعات و التفات ایک ایک کر کے ذہن میں اضافہ کرنے لگیں۔

وجاہت اس کا خالہ زاد بھائی، اس کا ہم عمر اس کا [illegible] میں کم لیکن اس کا باس تھا۔

"اتنی سی بات پر فکرمند ہو رہے ہو" وجاہت نے اس کا کندھا ہلا کر کہا۔

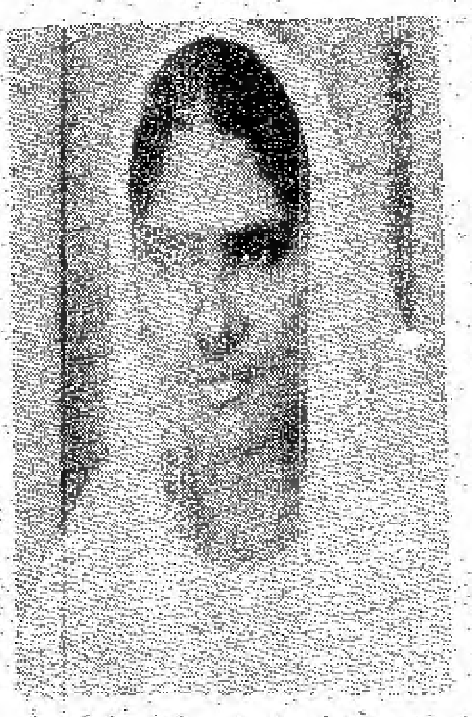

فردوس حیدر

"ہوں....." وہ واقعی فکرمند ہو گیا۔

جب سے وہ شہلا کو لیکر ٹورانٹو آیا تھا ان کی شادی شدہ زندگی میں جیسے دراڑ پڑ گئی تھی۔ وہ اتنے بڑے بارونق شہر میں تنہائی کا رونا روتی تھی۔ پانچ بجے کے بعد تیار ہو کر اس کی منتظر رہتی اور گھومنے پھرنے کے کئی پروگرام بنا ڈالتی وہ دیر سے گھر پہنچتا تو منہ پھلا لیتی بات نہیں کرتی۔ وہ شہلا کو بے حد چاہتا تھا۔ اس کی ناراضگی و خفگی سے وہ پریشان ہوتا مگر وجاہت کا لحاظ بھی اپنی جگہ تھا۔

وہ وجاہت کی فرم میں معمولی ملازم نہ تھا بلکہ منیجر تھا۔ اس کے علاوہ وجاہت نے رہنے کے لئے مکان کو خرید کر دیا تھا اور عنقریب اسے بزنس پارٹنر بنانے والا تھا۔

"**عورت** کو خوش کرنا کونسا مشکل کام ہے۔" وجاہت نے رازداری سے کہا۔ "گھر جاتے ہی جوتوں کے سامنے تحفے رکھ دینا اس کا منہ بند ہو جائے گا۔" وجاہت نے اس کا کندھا زور سے دبایا۔

بات کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگی۔

"چلو آج بازار سے دو چار قیمتی ساڑھیاں خرید لو۔" وجاہت آنکھ دبا کر مسکرایا۔

رات کو جب وہ گھر پہنچا تو شہلا جائے نماز پر بیٹھی دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگ رہی تھی۔ کھڑکی کا پردہ کھسکا ہوا تھا وہ یوں کو دیکھتے ہی پریشان ہو گیا۔ "یا اللہ میرے شوہر کا پیار لوٹا دے۔" شہلا کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔ اس نے ایک نظر ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ساڑھیوں کے پیکٹ کو دیکھا اور آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ شہلا نے دروازہ کھولا تو ایک چبھتی ہوئی نظر اس پر ڈالی اور ساڑھیوں کے پیکٹوں کو اس کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ وقت کا اندازہ ہے" وہ شرمندہ ہو کر بولا۔

"وقت کا اندازہ نہیں احساس ہونا ضروری ہے۔" وہ تلخی سے بولی۔

"وجاہت بھائی کے ساتھ جانا پڑا۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"جواز پیش کرنے کی ضرورت نہیں میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ اتنے بڑے شہر میں اپنے تنہا چھوڑ دیا گیا ہے۔ میں آپ کے پیار، آپ کی رفاقت اور آپ کی توجہ سے محروم کر دی گئی ہوں۔ کاش میں کینیڈا نہ آتی۔" شہلا نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیسے سمجھ لیا کہ میں تم سے پیار نہیں کرتا۔ دیکھو میں تمہارے لئے کیا لایا ہوں۔" اس نے پیکٹ کھول کر ساڑھیاں پھیلا دیں۔ اور داد طلب نظروں سے شہلا کی طرف دیکھا۔ لیکن شہلا کے چہرے پر وہی ناگواری کے آثار تھے۔

"آپ کو تو یہ بھی یاد نہیں کہ آج آپ کے ابا کی برسی تھی۔" شہلا نے آہستہ سے کہا اور کھیر کی پلیٹ اس کے سامنے کر دی۔ "میں نے آج ان کے نام کا ختم دلایا ہے۔ میٹھے میں ان کو کھیر پسند تھی اس لئے خاص طور پر روح کیوڑا ڈال کر خود تیار کی انہیں یہ خوشبو بے حد پسند تھی ضرور ان کی روح خوش ہوئی ہوگی۔ آپ بھی اس نیک کام میں شامل ہوتے تو ان کی روح اور بھی خوش ہوتی۔" شہلا نے ایک ہی سانس میں کہہ دیا اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

"آج کیوں میں اپنے والد کی برسی بھول گیا تھا، پہلے تو کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ کیا میں اپنے ماضی کو فراموش کرنا چاہتا ہوں؟" اس نے سوچا اور اسے وہ دن یاد آ گیا جب والد بستر مرگ پر تھے۔ انہوں نے حسرت بھری نظروں سے وجاہت سے کہا تھا "میں اپنے بیٹے کو کلرک نہیں بنانا چاہتا ہوں۔"

"خالو جان! قاسم میرا بھائی ہے اسے میں بزنس پارٹنر بناؤں گا۔" وجاہت نے یقین دلایا تو زندگی میں پہلی اور آخری بار ان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ اور دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے وہ اپنے بیٹے کے مستقبل سے مطمئن ہو گئے تھے۔

"میں آج وجہ بھائی کے ساتھ ینگ سٹریٹ گیا تھا۔" اس نے بلند آواز میں کہا جیسے اس کے والد سامنے بیٹھے ہوں اور وہ اپنے دیر سے آنے کا سبب بتا کر انہیں خوش کرنا چاہتا ہو۔

"ینگ سٹریٹ....... ایک رومانی نام --- رومانی جگہ --- رومانی ماحول۔" وہ سوچ کر مسکرا دیا۔ ایک ایک کر کے خوبصورت چہرے اس کے سامنے آنے لگے۔ مارجی..... چھریرے بدن کی کینیڈین لڑکی جو ہل بلف کے ڈسکو فلور پر خود اس کے ساتھ ڈانس کرنے کی استدعا کرتے ہوئے جس انداز سے خوبصورت ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیتی ہے کہ وہ گھبرا گیا تھا۔

اور جب ہوش میں آیا تو شہلا کو بھول چکا تھا۔

"زندگی کا اس موڑ سے بھی وجاہت نے روشناس کرایا تھا اور پہلے چھوٹے چھوٹے وہ جاتی کی تو ایک جیب دیا تھا" وہ مسکرا کر سوچنے لگا۔ اپنے خیالوں سے اپنا کوہ روح کو مطمئن کرکے اس نے شہلا کو آواز دی۔ ماحول کے منظر دو پیچھے کی بکل آئی۔

مرجھایا ہے شہلا اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ وہ مارجی اور شہلا کا موازنہ کرنے لگا۔ ایک شوخ و شنگ زندگی سے بھرپور اور دوسری بچی بچی سی زندگی سے عاری۔ آج سے پہلے کبھی اسے شہلا پر غصہ نہیں آیا تھا۔ اس کا جی چاہا شہلا اس کی طرف خوش نظروں سے دیکھتی ہوئی مسکرائے۔

"آئندہ جب میں گھر آؤں تو مجھے تمہاری روتی ہوئی صورت نظر نہ آئے۔" اس نے غصے میں کہا۔ شہلا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"شاید وجاہت بھائی نے کبھی وجہ جاننی ہو دیر سے آنے کی شکایت نہیں کی۔" وہ چیخا۔

"آپ میرا مقابلہ شاید مارجی سے کر رہے ہیں؟" شہلا کی آواز جیسے حلق میں اٹک کے رہ گئی --- اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے۔

"کیوں کیا وہ عورت نہیں ہے؟ تم سے زیادہ خوبصورت ہے، سمارٹ ہے سوشل ہے۔"

"بس بس مزید کچھ نہ کہیے آپ کو اتنی سی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی تو......."

شہلا ادھورا جملہ چھوڑ کر پھر دوسرے کمرے میں چلی گئی --- پھر سے سسکیوں کی آواز آ رہی تھی۔ اور وہ بیٹھا سوچتا رہا کہ ٹورانٹو جیسے خوبصورت شہر میں آ کے بھی شہلا خوش نہیں ہے تو وہ ضرور احساس کمتری کا شکار ہے۔ جس کا اس کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔

آج پھر وجاہت اور قاسم ہوٹل ہل بلف کے ڈسکو فلور پر جام چھلکا رہے تھے کچھ دیر بعد وجاہت اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ کہیں چلا گیا۔ قاسم کی نظر مارجی کو تلاش کرتے کرتے تھک گئیں۔ وہ لڑکھڑاتے قدم کے ساتھ وہ مارجی کے گھر کی طرف چل پڑا۔

"مارجی تو گھر پر نہیں ہے اتنا اداس... بات وہ باہر ہی گزارتی ہے۔" ایک ضعیف عورت نے قاسم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اتنا ہے اگر چاہو تو کمرہ میں جا سکتے ہو" ضعیف عورت نے کمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ جلدی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرے کی تیز روشنی میں یکبارگی اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس نے آنکھیں ملتے ہوئے اپنے سامنے دیکھا اور دیکھتا رہ گیا۔ **بقیہ اگلے صفحہ پر**

ایک چراغ اور بجھا

بیگم راحیلہ شیخ پرواز
ٹورانٹو، انٹاریو

"یہ ریڈیو پاکستان ہے۔" آج سے تقریباً ۴۲ برس پہلے اگست ۱۹۴۷ء میں ریڈیو پاکستان سے یہ شیریں آواز گونجی۔ یہ آواز جو کہ قیام پاکستان کے وجود کا ثبوت تھی۔ ۱۶ کروڑ سامعین نے سنی اور اس کے بعد کئی برس تک یہ خوش بیان اناؤنسر اپنی آواز سے قوم کی خدمت کرتا رہا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شاندار اناؤنسمنٹ، پھر ریڈیو سے ٹی۔وی کا سفر اور پھر ریٹائرمنٹ اور پھر یہ ایسا سفر جو کہ سفر آخرت۔

یہ تھے مصطفیٰ علی ہمدانی جو ۲۰ اپریل ۱۹۸۹ء کو بمقام لاہور حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس فانی دنیا میں ہر روز ہزاروں لوگ پیدا ہوتے ہیں اور ہزاروں مرتے ہیں لیکن چند ایک ایسے بھی ہوتے ہیں جو زندگی میں کچھ ایسے کام کر جاتے ہیں جو ان کا نام روشن رکھتے ہیں۔ انہی چند ہستیوں میں جناب ہمدانی صاحب کا نام سر فہرست ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہمدانی صاحب نے اپنی ملازمت کا آغاز آل انڈیا ریڈیو سے کیا اور اس کے بعد قیام پاکستان کا اعلان کر کے پاکستان کے پہلے اناؤنسر ہونے کا شرف پایا۔ کئی سالوں کی خدمت گزاری کے بعد ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شاندار اناؤنسمنٹ کرنے پر تمغۂ امتیاز بھی حاصل کیا۔ بعد میں ٹیلی ویژن پر بھی آئے اور پھر ریٹائرمنٹ کے بعد بھی کسی نہ کسی طرح سے ریڈیو سے ناطہ جوڑے رکھا۔ ہمدانی صاحب کی ساری زندگی جدوجہد اور محنت میں گزر گئی۔

خیالات کے ہجوم میں ایک پیکر ابھرتا ہے۔ لمبا قد، سفید رنگت، خوبصورت نقوش، سادہ مکان، باوجیہ شخصیت۔ مجھے ان کے پڑوس میں رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ہمارے گھرانوں کے آپس میں بہت اچھے تعلقات تھے۔ ان کی ایک بیٹی میری بچپن کی سہیلی ہے۔ اسی ناطے ہمدانی صاحب کی عادات و اطوار کو اچھی طرح دیکھنے کا موقع ملا۔ ہمدانی صاحب نہایت شفیق باپ اور ہمدرد انسان تھے۔ بچوں کے ساتھ بہت شفقت سے پیش آتے۔ طبیعت میں مزاح تھا۔ مجھے یاد ہے کالج کے زمانے میں میری دو سہیلیاں جو ہمدانی صاحب کی آواز کی پرستار تھیں ان کو دیکھنے کے شوق میں میرے ساتھ آگئیں۔ ہم ان کے ہمراہ ہمدانی صاحب کے گھر گئے تو مزاح کا یہ عالم تھا کہ بہت سی باتیں کرتے رہے ... کہ یہ وہی آواز ہے جس کی وہ پرستار ہیں۔

آج ان کے انتقال کی خبر سن کر از حد صدمہ ہوا ہے۔ موت چونکہ ایک اٹل امر ہے اور ہر ذی نفس جو اس دنیا میں آیا ہے اسے موت کا مزہ چکھنا ہے لیکن پھر بھی اپنوں کی موت دل پر گہرا اثر کرتی ہے۔ خاص طور پر وطن سے دور ایسی خبر کسی قیامت سے کم نہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے کاموں میں کون دخل دے سکتا ہے۔ اتنے نامور لوگ خاک میں مل گئے لیکن اپنے کارنامے اس دنیا میں چھوڑ گئے ہیں۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے

ہمدانی صاحب اس دنیا سے چلے گئے لیکن ان کا نام ہمیشہ ریڈیو کے ناطے تاریخ کی زینت رہے گا۔ مرحوم نے اپنے سوگواروں میں اہلیہ صاحبہ کے علاوہ ۲ لڑکے اور ۵ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

نسل فساد اور ہمارے لیڈر

سلیم ظفر

گزشتہ دنوں ہمارے شہر میں ایک پرانا جانا پہچانا واقعہ پھر پیش آیا۔ یہ واقعہ جسے ہم نسلی فساد کہتے ہیں پہلے بھی کئی دفعہ مختلف لوگوں کے ساتھ پیش آ چکا ہے لیکن اس دفعہ نفرت کا نشانہ ایک پاکستانی گھرانے کو بنایا گیا۔ اسپرے پینٹ سے ... اور معصوم بچوں پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ... قانون کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ حکومت نے تحفظ کا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ادھورا خط

انور شیخ
ہملٹن، انٹاریو

بارش کیا تھی جیسے ساون بھادوں کی جھڑی جو کہ رکنے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ میری کار کے وائپرز (WIPERS) بڑی تیزی سے چل رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بالٹیاں بھر بھر پانی کار کے شیشے پر انڈیل رہا ہو۔ عمران کے ہاں پہنچنے کی جتنی جلدی تھی اتنی ہی دیر ہوا جا رہی تھی۔ میں اسی گھبراہٹ اور الجھن میں شاید غلط راستہ پر ہو لیا۔ ڈاؤن ٹاؤن کے قریب پہنچ کر میں نے کار ایک نکڑ پر کھڑی کی اور عمران کو فون کرنے کی غرض سے پلازہ میں داخل ہوا۔ خلاف معمول پورا ہال خالی پڑا تھا۔ کچھ دکانیں بند اور کچھ کھلی تھیں۔ جلدی جلدی فون تک پہنچا اور عمران کا نمبر گھمایا۔ ایسا لگا جیسے وہ میرے ہی انتظار میں فون سے لگا کھڑا تھا۔ میں نے اسے صورت حال سے آگاہ کیا اور ڈاؤن ٹاؤن سے اس کے گھر کا راستہ سمجھنے کی کوشش کی۔ عمران سے گفتگو کے دوران میری نظر ٹیلیفون بکس پر پڑی جہاں ایک نیلے رنگ کا لفافہ پڑا تھا جسے میں نے فون بند کر کے اٹھا کر دیکھا۔ خط سرفراز رفیقی روڈ لاہور چھاؤنی میں کسی کرنل اشفاق کے نام تھا۔ لفافہ پر بھیجنے والے کا نام و پتہ درج نہ تھا۔ میں نے ایک بار پھر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو ہال اسی طرح سونا سونا نظر آیا۔ لفافہ کھلا تھا اور اس میں پڑا خط بڑی خستہ انگریزی میں لکھا ہوا تھا جس کی عبارت کچھ اس طرح سے تھی۔

"ڈیر ڈیڈی السلام علیکم

رات پھر وہ بڑی دیر سے گھر آئے۔ میرے کچھ پوچھنے پر زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ اور پھر مجھے اس قدر مارا کہ میرا بازو سوج گیا۔ ساری رات میں آپ کو یاد کر کے روتی رہی۔ جی چاہتا ہے کہ پر لگ جائیں اور میں اور بیبا (BABA) اڑ کر آپ تک پہنچ جائیں اور پھر میں آپ کے گلے لگ کر اتنا روؤں کہ کل عالم کی دکھی بیٹیوں کے سارے دکھ ان آنسوؤں میں بہہ جائیں۔ اگلے ہفتہ بیبا کی پہلی سالگرہ ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ کم از کم اس دن تو کوئی اس معصوم کے سر پر دست شفقت رکھے اور مجھ بدنصیب کا دامن بھی خوشیوں سے بھر دے......"

خط ادھورا تھا جیسے کوئی لکھتے لکھتے اچانک رک گیا ہو۔ خط پر لکھنے والی کا نام و پتہ بھی درج نہ تھا۔ میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا کروں۔ عمران کے یہاں پہنچنے کی جلدی تھی چنانچہ خط جیب میں ڈال فوراً وہاں سے روانہ ہو گیا۔ پہلا دن عمران کے ہاں گزار کر جب میں واپس گھر جا رہا تھا تو اس وقت بھی یہ ادھورا خط میرے ذہن پر مسلط تھا۔

اس واقعہ کے چند روز بعد کسی ضرورت کے سلسلے میں مجھے ایک بار پھر ڈاؤن ٹاؤن جانے کا اتفاق ہوا۔ اس میں ایک دکان پر کھڑا کچھ اشیاء کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ ایک ہلکی پھلکی سی چیخ "بیبا" نے چونکا دیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک نوجوان خاتون کو کوئی تین سالہ بچہ کے تعاقب میں پایا جو غالباً ماں سے ہاتھ چھڑا کر باہر سڑک پر جانے کی فکر میں تھا۔ جب وہ بچہ پر قابو پا کر گود میں لیے واپس پلٹی اور میرے بہت قریب سے گزری تو میں نے حیرت اور اشتیاق کے ملے جلے جذبات سے جائزہ لیا۔ دبلا پتلا جسم، سیاہ زلفوں میں الجھا ہوا کتابی چہرہ، ستواں ناک، آنکھوں میں ہیرے کی طرح چمکتا ہوا

تو جیسے افق پر کوئی روشن ستارہ۔ بے ترتیب شانوں پر بکھرے ہوئے بال، کانوں میں جھولتے ہوئے بڑے بڑے بالے، گہرے نیلے رنگ کی جینز (JEANS) اور اسی رنگ سے ملتا جلتا بلاؤز۔ چال میں ایک دلکش ٹھہراؤ جیسے کوئی بڑے احتیاط سے سنبھل سنبھل کر قدم رکھ رہا ہو۔ چہرہ مشرقی حسن و رعنائی اور مغربی پہناوے کا ایک عجیب دلفریب امتزاج کہ میری نظریں دور تک اس کا تعاقب کرتی رہیں۔ گھر میں میز پر رکھا ہوا وہ ادھورا خط اب بھی میرے ذہن پر چھایا ہوا تھا۔ کیا وہ خط اس کا ہو سکتا ہے؟ یہ سوال ہتھوڑے کی طرح اٹھ کر بار بار میرے ذہن سے ٹکراتا۔ ہو سکتا ہے کہ بچہ کا نام سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہو یا پھر خط میں وہ نام ہی میں نے غلط پڑھا ہو۔ بہرحال کافی دیر تک تذبذب کی حالت میں میں اسی طرح کھڑا رہا۔ مگر بالآخر ہمت کر کے اس میز کی طرف بڑھا جہاں وہ اپنے بچے کو ساتھ بٹھائے اخبار بینی میں مشغول تھی۔ مجھے کچھ یاد نہیں کہ چند قدموں کا یہ فاصلہ میں نے کتنے عرصہ میں طے کیا۔ اس وقت میرے پورے ذہن کو اسی ادھورے خط نے ڈھانپ رکھا تھا۔ اور ایک ہی سوال "کیا یہ خط آپ کا تھا؟" زبان پر آنے کو بے قرار تھا۔ قریب پہنچ کر تو ایسا محسوس ہوا جیسے زبان گنگ اور حلق خشک ہو گیا ہو۔ پھر بھی جانے کیسے ہمت کر کے گویا ہوا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟"

"جی ہاں" اخبار پر جھکی آنکھیں، سمٹے ہوئے بالوں والا سر اچانک اوپر اٹھا۔ جھٹکے سے کانوں میں پڑے ساکت بالے جھول گئے۔ اب کی بار میری نظر اس کی بڑی بڑی سوگوار آنکھوں پر پڑی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ کہہ پاتا ان آنکھوں کو پلکوں کی طرح ایک بار پھر اخبار پر مرکوز کر دیا۔

بقیہ اگلے صفحہ پر

بقیہ

اتنی سی بات

"شاہین بھابی" بےساختہ اس کے منہ سے نکلا۔

وہ شاہین کی نظروں کی تاب نہ لا سکا اور نظریں جھکا کے کھڑا ہو گیا۔

"اگر آپ نے وجاہت کو کچھ بتایا تو آپ کی بیوی کو بھی اسی راہ پر لگا دوں گی۔" شاہین نے دھمکی دی۔

"نہیں! یہ ناممکن ہے۔ شہلا ایسی بیوی نہیں ہے۔" اس نے غصے سے شاہین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسوں کی اپنی بیوی کو تو یہ ... اور توقع کرتے ہیں کہ بیوی وفا کے پھولوں کی مالا لیے کسی خوبصورت موڑ پر آپ کا انتظار کرے" شاہین چیخی۔

وہ لاجواب ہو گیا۔

"اتنی سی بات اگر آپ کی سمجھ میں آگئی ہے تو گھر لوٹ جائیے ورنہ شہلا بھی میری طرح ......" شاہین کی آواز بھرا گئی۔

"اتنی سی بات ......" شاہین کی آواز صدائے بازگشت بن گئی۔ شاہین اور اس کا خوبصورت جسم اب اسے ایک بدنما دھبہ نظر آ رہا تھا۔ اس نے زمین پر تھوکا اور اپنی کار میں آ کے بیٹھ گیا اور پھر تیزی سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

شہلا ...... شہلا اس کی شریک حیات، شہلا جو نماز پڑھ کر دعا مانگ رہی تھی ...... "میرے خدا ناصر کا پیار لوٹا دے۔"

بقیہ
ادھورا خط

"دیکھئے...." میں نے سنبھلتے ہوئے سلسلہ گفتگو جاری رکھا۔ "اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟"

"جی!" مجھے وہ سوگوار آنکھیں اب ڈبڈبائی ہوئی نظر آئیں۔

"چند روز ہوئے مجھے اس خالی لفافہ میں سے ....." میں نے اشارہ کرتے ہوئے کہا "ایک خط لاہور کے کرنل اشفاق کے نام کا ملا ہے اگر آپ ..... اگر وہ خط آپ کا ہے ..... اور آپ ..... اجازت دیں تو میں پہلے میں ..... آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"جی کرنل اشفاق میرے چھوٹے دادا تھے" جواب ملا اور اس کے ساتھ ہی مجھے ان کی سوگوار آنکھوں میں وہ ادھورا خط تیرتا نظر آنے لگا۔ "ابھی آپ کا کوئی وقت نہیں [illegible] میری بہت گزارش اب پڑھتی جاری تھی۔ اگر آپ غیر مناسب نہ سمجھیں تو قریب کے [illegible] کیفے میں چلتے ہیں جہاں کچھ خاموشی ہی ہوگی۔" میں نے ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے جواب میں کچھ نہ کہا اور میرے ساتھ ہی خاموشی سے چل پڑیں۔ کیفے پہنچ کر جب انہوں نے کافی کا آرڈر دیا۔ اس وقت میرے سامنے ایک ایسی تعلیم یافتہ اور مہذب لڑکی تھی جو شادی شدہ اور روشن خیال تھی کے باوجود [illegible] وقار، حیا اور انتظار سے پوری طرح آراستہ تھی۔ لیکن کی زندگی سے حقیقتہً حوادث کے جواب میں کچھ کہنا یا سننا اور وہ بھی ایک اجنبی کے سامنے اتنا آسان نہ تھا۔ اور یہ ایک فطری بات تھی جس کا مجھے پورا احساس تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ مجھے پوچھے گئے ہر سوال کا بہت ہی مختصر یا صرف ایک "جی" سے جواب دیتی رہیں لیکن یہ مختصر جواب [illegible] پھر بڑھتا چلا گیا۔

دوران گفتگو معلوم ہوا کہ خط کا نام سلمیٰ ہے اور تقریباً پانچ سال قبل لاہور میں جب وہ ایم۔ اے انگریزی کر رہی تھی اس کی شادی [illegible] چند سال سے کینیڈا میں مقیم تھا اور ایک مختصر قیام کیلئے پاکستان آیا تھا۔ [illegible] سلمیٰ کی والدہ کینیڈا جیسے ملک [illegible] کا خیال رکھ کر جو کی شادی میں چند سال [illegible] تھی [illegible] بہرحال سلمیٰ نبیل کی خوشی [illegible] نہ تھا۔ نبیل کی نعمت [illegible] تمام کو بتا [illegible] اور انہیں کی [illegible] سے [illegible] کوئی [illegible]

شادی کے

بعد نبیل اور سلمیٰ کینیڈا پہنچ گئے جہاں نبیل نے اپنے باپ سے صرف یہی چاہا کہ وہ ایک بہت بڑی صنعتی ادارے کی کمپنی [illegible]

شائع کیا [illegible] اور جو جملے سے کہاں ہے تعلق ہے [illegible]

بارہا اوقات کے دوران اس سے فون پر رابطہ قائم کرنا بہت مشکل ہے۔ شادی کے پہلے دو سال تو پلک جھپکتے ہی گزر گئے ان دنوں جب نبیل نے سلمیٰ کو شمالی امریکہ کے تمام اہم مقامات کی خوب سیر کرائی۔ نبیل جو اپنے دوستوں میں بل (BILL) کے نام سے مشہور تھا اپنے ہم وطنوں پر کوئی نکتہ چینی کرتا اور انہیں کنزرویٹو کا سینڈ کرتا۔ وہ کہتا کہ ان میں ترقی کرنے کا عنصر ہی سرے سے موجود نہیں جو یہ دقیانوسی خیالات و روایات کو ترک کر کے کچھ کر سکیں اور یہ کہ ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کیلئے ضروری ہے کہ جس طرف ہوا کا رخ ہو وہ رخ اختیار کر لیا جائے۔ اس کے دائرہ احباب میں بھی تقریباً اسی طرح کے خیالات کے لوگ شامل تھے یعنی شادی شدہ آزاد خیال تھے۔ سلمیٰ کو بعض اوقات عجیب محسوس ہوتی کہ ان لوگوں کی صحبت میں وہ گھٹن محسوس کرتی اور وہ چپ رہتی۔ نبیل کا اپنے جاننے والے سے تعلقات ہمارے رواج کا دعویٰ کرتا اچھا لگتا اور وہ اسی قدر کے افراد کی محفلوں سے شامل ہوتا ہے بلکہ اعتراض کرتی جب یہ نبیل سے اکثر تکرار رہتی۔ وہ یہ کہتا کہ تم اسی قدر پڑھی لکھی ہو ان میں وہ بات نہیں جو یہاں کی لڑکیوں میں ہوتی ہے اور جو یہاں رہنے اور بڑھنے کیلئے بہت ضروری ہے۔ وہ کہتا کہ اس جیسی قدامت پسند لڑکیاں نہ تو یہاں کے ترقی پسند اور نیا تعمیر معاشرے میں چل سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام دے سکتی ہیں۔ ان دونوں کا یہ ذہنی اختلاف اب بہت بڑھ چلا تھا جس کی بنا پر دونوں کی ازدواجی زندگی تلخ اور کشیدہ ہو کر رہ گئی تھی۔ نبیل نے اب اکثر دیر سے گھر آنا شروع کر دیا تھا۔ سلمیٰ پر اب یہ حقیقت بھی پوری طرح آشکارا ہو چکی تھی کہ اس کا شوہر کوئی بڑا یا اعلیٰ افسر نہیں بلکہ ایک نجی صنعتی ادارے میں محض سیکیورٹی گارڈ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ شادی سے پہلے دکھائے جانے والی رنگین تصاویر ہی تمام سکھانے کیلئے اور دوسرے لوگ [illegible] ایک دنیا سراب تھا جس کا صرف سلمیٰ اور اس کے والدہ بلکہ خود نبیل کے گھر والے بھی شکار ہو گئے تھے۔ تو سلمیٰ نے نبیل کی ان حرکات و سکنات سے اپنے والد اور اس کے والدین کو مطلع کرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ یہ اطلاع ان کیلئے اذیت ناک ثابت ہو سکتی تھی۔ تمام حالات سے گزر کر بھی وہ خاموش رہی۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ ابھی ایک بچے کی ماں بنی تھی۔

سلمیٰ

نے بتایا کہ اسکی زندگی کا بنیاد یا اعتماد سلمیٰ پر جو جہاں کینیڈا [illegible] کہ کر [illegible]

اور جو جملے سے کہاں ہے تعلق ہے [illegible] بات کی پوری کوشش کر رہی ہے کہ میاں بیوی میں کشیدگی کی فضا ختم ہو اور اگر کوئی غلط فہمی ہے تو اس کا ازالہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں وہ نبیل سے کئی بار رابطہ قائم کر چکی تھی۔ سلمیٰ جو بڑے پر امید تھی وہ خود نہیں چاہتی تھی کہ یہ کشیدگی بڑھتے بڑھتے اس مقام پر لا کر کھڑا کر دے جہاں سے لوٹنا ممکن نہ ہو۔ چند روز قبل یعنی لاہور کے فون کیا جہاں پر پھر انہی ہوئے اس خط کے بارے میں اس نے بتایا کہ وہ خط اس نے پرس میں تھا یا سیونگ کرنے کی غرض سے نوٹ بک نکالتے ہوئے جب اس نے پرس کھولا تو وہ اتفاقاً وہاں پڑا رہ گیا اور یہ کہ اب میں اسے ضائع کر دوں۔ باتیں کرتے کرتے اچانک اس نے گھڑی پر نظر ڈالی اور معذرت کرتے ہوئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ چلتے وقت ازراہ اخلاق میں نے یہ کہتے ہوئے اسے اپنا فون نمبر دے دیا کہ کبھی ضرورت محسوس ہو تو وہ رابطہ قائم کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے۔

سلمیٰ سے ملاقات کے بعد میں کافی دیر تک اس کے بارے میں سوچتا رہا۔ مجھے وہ بڑی پرعزم، باحوصلہ اور باوقار عورت نظر آئی جس کے خیالات میں معصومیت و پاکیزگی دونوں یکساں تھی۔ بلکہ (BILL) کا خیال آتے ہی جیسا اور بنگلے پر منہ کالا کر دینے والے مصاحب سکندر کا شکار گئے آدمی جیسے آدمی "شیر" جیسے تذکروں کے سامنے گھوم گئے۔

ایک روز رات گئے فون کی گھنٹی اچانک بجنا شروع ہو گئی۔ فون اٹھاتے وقت گھڑی پر نظر پڑی۔ صبح دو بجے کا عمل تھا۔ میرے ہیلو کہنے پر دوسری طرف سے ہلکی ہلکی سسکیوں اور ہچکیوں کی آواز سنائی دی۔ سلمیٰ کا فون تھا۔ میں نے خیریت دریافت کی تو اس نے بتایا کہ رات کو آفس کرچ سے اس کا پروگرام ہفتہ روز کیلئے نیو یارک جانا تھا۔ اور وہ نبیل سے ملاقات کیلئے نبیل سے بتایا تھا کہ وہ اس روز دیر تک کام کر رہا ہے اس لئے وہ ٹیکسی سے کرچ ٹرمینل چلی جائے۔ کام کی وجہ سے نبیل اس کے ساتھ نیو یارک نہیں جا رہا تھا۔ سلمیٰ کچھ تاخیر سے ٹرمینل پر اس وقت پہنچی جب آفس کرچ جا چکی تھی۔ آخر کار چار و ناچار صبح دس بجے کی تھی چنانچہ وہ واپس گھر آ گئی۔ جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر گھر میں داخل ہوئی تو فضا کو ایک جانی پہچانی خوشبو سے معطر پایا۔ دوسرے بڑے سینہ پر ایک لیڈیز ہینڈ بیگ اور سکارف رکھا نظر آیا۔ قریب پہنچ کر دیکھا تو وہ چند گھنٹے قبل کا کوٹ اور سکارف یا سینہ کا قد [illegible] دروازہ بند تھا۔

وہ نظے مکانات کو صوفہ پر اکیلا چھوڑ چلا جاتا گھر سے باہر چلی آئی۔ اب وہ لاوارث اور بیوہ تھی۔ اس نے کہا کہ اس کا سر پھٹا جا رہا ہے اور اس سے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ وہ کیا کرے۔ میں نے اسے بڑی تسلی دی اور واپس گھر لوٹ جانے کو کہا لیکن اس کی اتنی ہمت تھی کہ اس کا گھر سے باہر اس حالت میں نکلنا مناسب نہ تھا میں نے بار بار کہنے اور دلاسہ دینے پر اس نے فون بند کر دیا۔ اس سے فون بند کر دینے کے بعد میں بالکل نہ سو سکا۔

اگلے روز صبح ایک کاروباری ملاقات کے سلسلے میں سینٹ پیٹرز جانا تھا ہائی وے پر شفق سائیڈ ٹریفک سے اپنی گاڑی سائیڈ کر رہا تھا۔ جانے پہچانے سے پہلے ہی گھر سے نکل پڑا۔ شاہراہ ملکہ ای۔ ڈبلیو (Q.E.W) پر کار ریڈیو سننا شروع کیا۔ شاہراہ کی ٹریفک کچھ سے کچھ چال رینگ رہی تھی۔ ایرن ملز (ERIN MILLS) کے قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ بائیں سمت پر کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ جائے وقوعہ کے قریب پہنچ کر تو کار میں جیسے چپک کر رہ جاتی۔ اب میں

بقیہ
نسلی فساد اور بیمار لیڈر

یقین دلا دیا۔ زخمی خاندان جو نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی طور پر مجروح ہو رہا تھا۔ اس وطن ہی میں ہسپتال کے بستر پر کروٹیں بدلتا رہا کہ ..... حملہ اسی وطن میں خواب ہو رہا ہے ..... بلکہ پاکستان ہو رہا ہے ..... پوری ایک قوم ہو رہا ہے ..... پورا ملک گویا کہ گرگال دار گئے ..... اور جب بات فرد واحد سے الگ ہو کر قوم اور ملک کی آن بن جائے تو لیڈروں کی سوئی ہوئی غیرت جاگ پڑتی ہے ..... لیکن اس بے زخمی بیمار کی خوشی نہیں خواب فراموشی بن گئے .....

ویسے بھی اپنے شہر ٹورانٹو میں لیڈر رہتے ہی کون۔ چند لوگ جو سستی شہرت اور نام کے بھوکے ہیں۔ ریڈیو، ٹی۔ وی۔ اور اخبارات کے ذریعہ اپنا الو سیدھا کرتے رہتے ہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو لیڈر ہی کہتے ہیں۔

آج میں ایسے ہی خود ساختہ لیڈروں سے مخاطب ہوں ..... ایک جانب برا ایک جنون برپا معصوم بچوں پر قیامت گزر گئی اور آپ اخبارات میں بیانات چھپوانے کے چکر میں ہیں۔ ایک برادر زخمی ہی سہل گئے۔ فون کرکے

کہ ہی جائے وقوعہ سے چند گز کے فاصلہ پر رک گئی۔ تب سڑک کی نمایاں جھیدوں میں دو میں نے نیلے رنگ کی جیپ اور بلاؤز میں کسی خاتون کی لاش کو خون میں لتھڑے دیکھا۔ پولیس والے اسکے اٹھانے کرنے سے دھڑکنے لگے۔ اب میں لاش کے قریب پہنچ چکا تھا اور یہ دیکھ کر میرے ہوش اڑ گئے۔ آنکھوں سے بکھری ہوئی ہیں اور کانوں میں پڑے بالے ساکت تھیں۔ نئے نئے وقت تازہ ہوا کے غبار کی طرح ایک بار پھر انتقام جیسے آ چلی تھی۔ لیکن میرے ہاتھ ٹھنڈے سے برف اور دماغ ماؤف سا ہو کر رہ گیا۔ اور شاید میرے چہرے کو پولیس کا جائے وقوعہ پر کار والوں کو بطور تنبیہہ ہونے والے حادثہ سے بار بار مطلع کر رہا تھا۔

پاکیزہ ایک بار پھر مشرقی حیا، وقار کی علمبردار اور شرافت و پاکیزگی کی پیکر سلمیٰ اب اس دنیا میں یقیناً کبھی نہ جانے سے لوٹنا ممکن نہ تھا۔

* * *

اسے پاکستانی فیملی کو دلاسہ ہی دے دیتے تو آپ کا کیا بگڑتا۔ ذرا تکلیف کر کے ہسپتال ہی چلے جاتے ..... ویسے ہی ..... وہ چار قدم تو نمونے ہی تکلیف گوارا کر لیتے۔

لیکن آپ ..... جو خود ساختہ لیڈر ہیں۔ کبھی کسی کا ان میں جانا کوئی کوشش کی ہے؟ آپ نے صرف انجمن قائم کرنے چلے جاتے ..... شاید کبھی کمیونٹی کے لئے کوئی پروگرام کرانا یا منعقد کرانا ہے اگر کچھ بھی کیا تو خود نام نہاد کرتے مگر یہاں پاکستانی ہونے سے جو بولی بول کر ان کو اپنا بنائیں۔ چھوٹی سی کمیونٹی کیلئے آپ نے متعدد انجمنیں قائم کر لی ہیں۔ ہر کوئی اپنا لیڈر بن کر اپنے آپ کو لیڈر ظاہر کر رہا ہے۔ لیکن ہر لیڈر ایک دوسرے کے خلاف ..... ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہا ہے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں مصروف۔ آپ کیا خاک ہمارے کام آ سکتے ہیں۔

میں اس شہر کے پاکستانیوں سے اتنا ضرور کہوں گا کہ آئندہ وہ ان جیسے لیڈروں سے جو وقت کے چوہے ہیں ہوشیار رہیں اور ان مفاد پرستوں سے دور رہیں کہ ان لیڈروں کے کھوکھلے بیانات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

انکوائری آفس

"انکوائری آفس" کا مقصد معلومات میں اضافہ کرنا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر ماہ ایک موضوع دیا کریں گے۔ آپ اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ تین سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ اگر ہم جواب نہ دے سکے یا ہمارا جواب غلط ثابت ہوا تو ہم ایک سال کیلئے "آواز" آپ کو مفت مہیا کریں گے۔

آئندہ ماہ کا موضوع ہے:

عالمی ادب

محمد اسرار احمد — واشنگٹن ڈی سی۔ امریکہ

س: اردو کے کس ادیب کی کس تصنیف پر برطانوی پارلیمنٹ نے اس کیلئے سزائے موت تجویز کی تھی؟

ج: سرسید احمد خاں کی تصنیف اسباب بغاوت ہند۔

س: برصغیر کے کس مشہور ادیب نے زمانہ طالب علمی میں ماچیوں چرانے والوں کی ایک انجمن قائم کی تھی جس کا وہ صدر بھی تھے؟

ج: احمد شاہ بخاری پطرس

س: حکیم اجمل خاں حکمت کے علاوہ شاعری بھی کرتے تھے کیا آپ ان کا تخلص بتا سکتے ہیں؟

ج: شیدا

بیگم ظفر علی — ٹورانٹو اونٹاریو

س: اردو غزل کے دو مشہور شاعر علم نجوم کے بھی ماہر تھے کیا آپ ان کے نام بتا سکتے ہیں؟

ج: مومن خاں مومن اور سراج الدین ظفر

س: ذرا سوچ کر بتائیے کہ تاریخ اردو ادب میں سب سے پہلے کس زبان میں لکھی گئی اور کس نے لکھی؟

ج: انگریزی میں — رام بابو سکسینہ

س: اردو کے پہلے مزاحیہ شاعر کا نام بتائیے جو کہ غزل گو تھے؟

ج: جعفر زٹلی

آنسہ عشرت شیخ — مانچسٹر برطانیہ

س: حاجی لق لق، شیخ چلی اور ہوں، ابن انشاء اور نسیم حجازی کا اصلی نام کیا ہے؟

ج: بالترتیب ابوالعلاء چشتی، محمد مہدی، شیر محمد خاں اور محمد شریف

س: میر انیس کا پہلا شعر بتائیے جو انہوں نے بچپن میں کہا تھا؟

ج: شعر: افسوس کہ دنیا سے سفر کر گئی بکری
آنکھیں تو کھلی رہ گئیں پر مر گئی بکری

س: مولانا محمد علی جوہر کا یہ مشہور کس کا شعر ہے؟

ج: شعر: جیتے جی تو کچھ نہ دکھلایا مگر
مر کے جوہر آپ کے جوہر کھلے

بیگم فہمیدہ علی — شکاگو۔ امریکہ

س: کیا آپ اردو کے پہلے ناول کا نام بتا سکتے ہیں؟

ج: خیر خواہ ہند

س: پنجابی زبان کے پہلے صاحب دیوان شاعر کا نام بتائیے؟

ج: مولا بخش کشتہ

س: مشہور پنجابی شاعر بابا بلھے شاہ کا اصل نام کیا تھا؟

ج: عبداللہ

ادبی خبرنامہ

بشکریہ عنایت علی

محمد سلیم آسی باجی والا کا مجموعہ کلام "پہلی ونڈ" خوشنو مزاح گو شاعر سرفراز شاہد کا "بلاتکلف" اور ستار سعید کا "الکاش" عنقریب شائع ہو رہے ہیں۔ ستار سعید نے دو سال قبل سرکاری طور پر ادبی حلقوں سے اپنے مجموعہ کلام کا نام مخصوص کرا لیا تھا۔

نوجوان شاعر سلیم شاکر نے اپنے مجموعہ کلام کا نام "تہ کھڑکی" تجویز کیا ہے۔

پچھلے دنوں مشہور ادیب انعام الحق جاوید کی شادی برصغیر کے ممتاز غزل گو شاعر جناب انجم رومانی کی صاحبزادی یاسمین سے انجام پائی۔ براتیوں میں احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی، میرزا ادیب، عطاء الحق قاسمی، امجد اسلام امجد اور دوسرے ممتاز ادیب و شاعر شامل تھے۔

بھارت کے سردار جیت سنگھ لامبہ جو اپنے نام کے ساتھ "عاشق اقبال" اور "خادم رسول" کے الفاظ لکھتے ہیں یوم اقبال کی تقاریب میں شرکت کی خاطر لاہور تشریف لائے۔ موصوف ان دنوں "نذر اقبال" کے عنوان سے ایک کتاب کی ترتیب میں مشغول ہیں۔

مشہور بھارتی ادیب پنڈت اوپندر ناتھ اشک جب صدر پاکستان سے ملے تو صدر نے انہیں جذبہ خیر سگالی کے طور پر تحائف کا پیکٹ، سفری چھری (PAPER CUTTER) ایک خوبصورت قلمدان اور ان کی اہلیہ کو ٹی سیٹ کا سامان وغیرہ عطا کیا۔

امجد اسلام امجد کا مقبول ٹیلی ویژن ڈرامہ "وارث" کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ وارث کی کہانی پر مبنی ایک فلم بھی ان دنوں تیاری کے مراحل میں ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور اور اسلامی کتب کے ناشر شیخ محمد اشرف چند روز قبل لاہور میں ۸۲ سال کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کے اشاعتی ادارہ "شیخ محمد اشرف پبلشرز" نے ۱۳۵۰ اسلامی کتب جن میں علامہ عبداللہ یوسف کا قرآن پاک، صحیح بخاری شریف، مسلم شریف و دیگر احادیث کی کتب شامل ہیں، کے انگریزی تراجم شائع کئے۔

جناب ایس۔ ایم۔ خان — پیٹربورو۔ اونٹاریو

س: الف کے معنی ایک ہزار، لیلیٰ معنی راتیں، بتائیے مشہور داستان الف لیلیٰ میں کتنی راتوں کا تذکرہ ہے؟

ج: ایک ہزار ایک راتوں کا، الف لیلیٰ کا پورا نام "الف لیلیٰ و لیلہ" ہے جو مختصر ہو کر الف لیلیٰ مشہور ہو گیا ہے۔

س: داستان الف لیلیٰ اردو میں کس زبان سے ترجمہ ہو کر آئی؟

ج: انگریزی زبان سے

س: "روح ادب" تو جوش ملیح آبادی کے مجموعہ کلام کا نام ہے، بتائیے "حدیث ادب" کس مشہور شاعر کا مجموعہ ہے؟

ج: احسان دانش

[illegible]

[illegible]

آج کریں گی درماں کا اندازہ کیا خلق
مسکراؤں کا تھوڑا اور انداز کریں

محی الدین شجر

[illegible]

گل جعفر

اگر کچھ نہ سہی تو [illegible]
[illegible]

خورشید احمد

[illegible]

پرویز اختر ناجر

[illegible]

حامد حسین شاہ

[illegible]

[illegible]

نعیم سالار

[illegible]

گلستان خان

[illegible]

[illegible]

مظفر خان

[illegible]

ناصر مجید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابوالرشید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نظام مصطفیٰ

[illegible]

MONTHLY
AAWAZ
P.O. BOX 2101
POSTAL STATION "B"
SCARBOROUGH, ONTARIO
CANADA M1N 2E5
TEL. (416) 257-9006
EDITOR & PUBLISHER SOHAIL AKHTAR

VOL. 1 | JUNE 1986 | NO. 3

TED QUINLAN
SALES REPRESENTATIVE
751-1100

Your man in Toronto

Before you buy your next new or used car give "Ted" Quinlan a try
Ted, has over twenty years of successful selling experience to offer the best deal to his friends.

IRVINE
ALEX IRVINE MOTORS (1979) LTD.

2855 LAWRENCE AVE. E., SCARBOROUGH, ONT. M1P 2S2

افریقہ و فلسطین

خون گورے کا گرے یا ہو کسی سیاہ فام کا
قتل کینیڈی ہو یا ہو کسی گمنام کا

دستِ قاتل خون دھبے چھپا سکتا نہیں
وارداتِ جرم کے عنوان مٹا سکتا نہیں

خون فلسطینی کا ہو یا بم گریں بیروت پر
اب نہیں رونا ہمیں اپنے کسی تابوت پر

وقت آیا ہے کہ اب قاتل نہ چھوڑا جائے گا
غمگسار و پیرو کچا بھنبھوڑا جائے گا

جاگ اے افریقہ تیری روشنی سے ہو منور دماغ
تیرے شہروں کی ضیا پاشی تیرے خوں کا چراغ

اب فنا ہیں ہاتھ میں تیرے تیری تقدیر کی
رقصِ آزادی پہ مائل ہر کڑی زنجیر کی

ظلم کی معیار کی بنیاد تک ہل جائے گی
اب تمنا سحر کی رات میں ڈھل جائے گی

ندیم حسین — ٹورنٹو، اونٹاریو

نذیر حسین صلاح

جوزف مندوزئے

صدائے آگہی

(کینیڈا میں پیش آنے والی نسلی امتیاز و برتری اور تعصب کی کوتاہی پر جواب)

آئیں نہ راس مجھ کو اغیار کی جفائیں
دکھلائیں اس نے اکثر بے مہر کی ادائیں

جو دیس میں گھٹا ہیں، پردیس میں ہیں چھایا
ہم بھول کر نہ پائیں، وہ یاد اور بہار ہے

ذاتوں کی آگ جڑکی اب ہم نفس کو ملی جو
آؤ ہمیں ہی مل کر اس نار کو بجھائیں

بے باک ہیں شمرانِ ناصح بھی سر اٹھائے
دیتے ہیں جام مجھ کو لیکر میری بلائیں

وہ قوم اور ملت، وہ غیرت و حمیت
جو دیس میں بھی، پردیس میں سجائیں

تو ہو گئی ہے دھیمی اقدار کی مشعلیں ہیں
پروانے جاں فدا ہوں تنہا ہی وہ جلائیں

دیکھیں جبینِ ترا اور سلف کی صدائیں
ہائے اک مرکو جائیں یہ دل فغاں ذائیں

اے ناز دیکھ ان کو جو ہیں قریب تیرے
کس شان سے وہ آئے لینے کو یہ بلائیں

شیخ مسز ناز ضیا ناز — آنٹیاریو، اونٹاریو

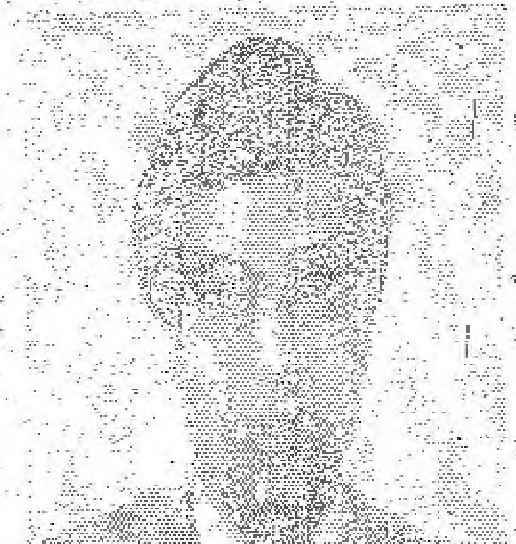

حبیب اللہ فاروقی

پیارے تیرے وجود میں برکت ہو بے پناہ
رکھنا سفر میں حضر میں مولیٰ بے رسم و راہ
تیرا قدم جہاں میں اٹھے جس طرف بھی دوست
ہر دم رہے نصیب تجھے عیب و ہر گناہ
تیری حیات، فضلِ خدا سے ہو سرمدی
تیرا ہو حسنِ خلق جہاں بھر میں رشک گاہ
تجھ کو نصیب ہو مرے بھائی اخوت آگہی
دنیا و دین میں تجھ کو ملے عزت و عفو جاہ
عصروں کے زہر کا تریاق — "گنج نور" ہ
جس کی یہ حرز جاں ہو وہ خوش اعلیٰ ہی راہ
قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
اس پر چھا اصل ہو اس پر رہے نگاہ
جا کر دیا ضمیر میں رکھنا نہیں بی یاد
فرصت ملے دعاؤں میں لے آنا گاہ گاہ
خونِ جگر سے ہو گئے یہ لکھے ہیں چند شعر
ثابت ہوں گر حبیب تو کہہ دینا واہ واہ

میری ہے یہ دعا کہ تجھے جو ملے حبیب
تیری طرح ہو اس کو بھی مولیٰ کا در پناہ

حبیب اللہ فاروق — ٹورنٹو، اونٹاریو

ہم گنہگار ہیں سب کو ہی بھلا کہتے ہیں
وہ تو واعظ ہیں جو لوگوں کو برا کہتے ہیں
عشق گمراہ بھی کر دے تو خدا کہتے ہیں
حسن جو قتل بھی کر دے تو ادا کہتے ہیں
شیخ کو فخر عبادت پہ ہے اپنی اتنا
دوزخیں ہم خوفِ خدا سے تو ریا کہتے ہیں
دل مرا ٹوٹا تو افسوس کسی کو نہ ہوا
اور کچھ ٹوٹے تو میری ہی خطا کہتے ہیں
عاملوں، پیروں، مزاروں کے ہم نہیں بندے
ہم گنہگار خدا کو ہی خدا کہتے ہیں
مصلحت اور خوشامد میں فرق ہے ہمدم
وہ جو سچ جانیں کہیں لوگ بجا کہتے ہیں
کر کے شبنم سے وضو نام خدا لینے کو
اگے غنچوں کے چٹکنے کی صدا کہتے ہیں
بھول ہو جاتی ہے درد لو محبت اپنی
اس طرح فرض ادا ہو تو قضا کہتے ہیں
اس کی خوشنودی جو حاصل ہے بڑی بات ہے جوزف
ہم اسے اپنی وفاؤں کا صلہ کہتے ہیں

جوزف مندوزئے — ٹورنٹو، اونٹاریو

چراغِ عشق جو خاموش ہیں جلے جاؤں گا
ہر ایک تاریک جو راہیں انہیں روشن بناؤں گا
گلوں کے چاک داماں پہ جو قطرے ہیں شبنم کے
میں ان قطروں کو یکجا کر کے اک دریا بناؤں گا
پڑھاؤں گا سبق بلبل کو میں نغمہ سرائی کا
چمن میں غنچۂ معصوم کو ہنسا سکھاؤں گا
پریشاں بال جو سنبل کے ہیں ان کو سنواروں گا
جگر پر داغ جو لالہ کے ہیں ان کو مٹاؤں گا
یہاں آباد دنیائے ادب ہو گئی ہے ہم
میں فکر و فن کی اک بالکل نئی بستی بساؤں گا
گلستاں میں بہار آئے خزاں میں بلبلیں چہکیں
یہ اخلاص و عمل کا معجزہ تم کو دکھاؤں گا
کھلیں گے لالہ و گل دیکھنا دشت و بیاباں میں
میں اس صحرا و دشت پاک کو گلشن بناؤں گا
ستارہ ہوں فلک کا پوچھو کوکب شناسوں سے
کہیں بھٹکو نہ منزل سے نہیں رستہ بتاؤں گا

کوکب علی مرزا — ٹورنٹو، اونٹاریو

ہم آپ کو چاند پر تو نہیں لے جا سکتے

مگر دنیا کے ہر کونے میں پہنچا سکتے ہیں

جی ہاں! ہم اعلیٰ اور معیاری سروس کیلئے مشہور ہیں۔

جی ہاں! ہم اپنی بہترین خدمات کیلئے مشہور ہیں۔

جی ہاں! ہم سستی ٹکٹوں کیلئے مشہور ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ

ہم اپنی دیانتداری کی وجہ سے مشہور ہیں

صرف ایک مرتبہ فون کیجئے، آپ کے سفر کا تمام مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

Big Ben Travel

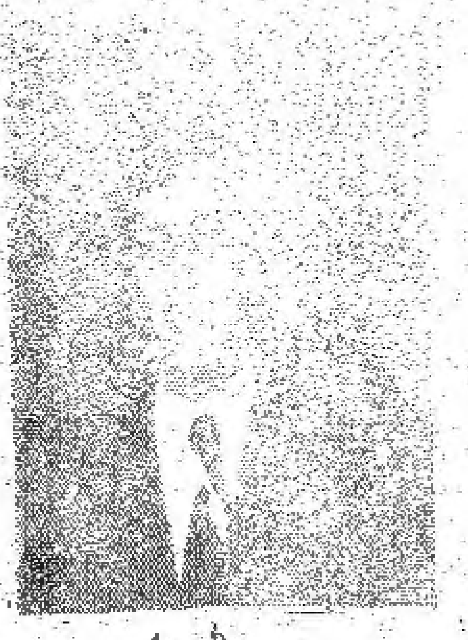

بہجت پٹیل

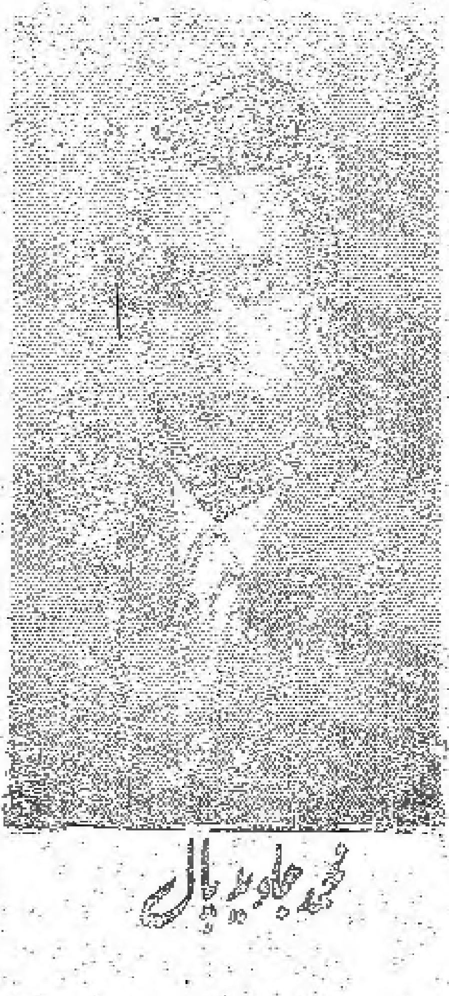

محمد جاوید بال

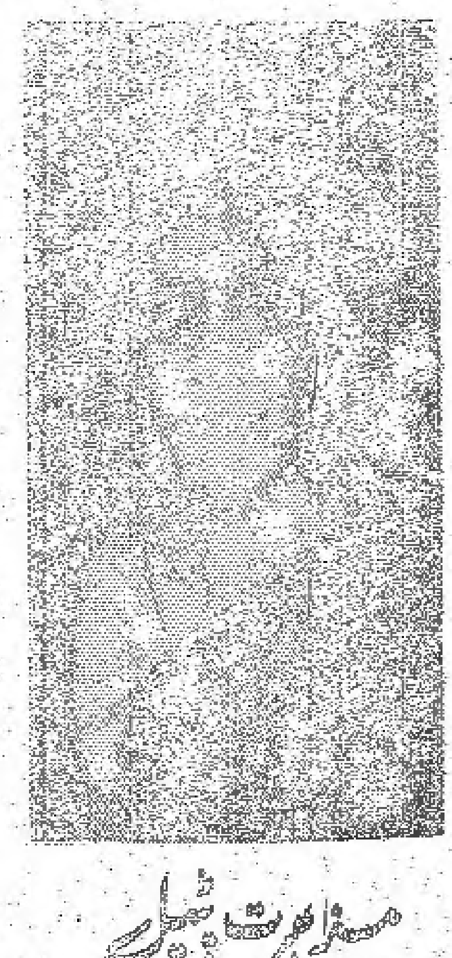

مسز بہجت پٹیل

ہمیں

آج ہی فون کیجئے

364-0750

Suite 201, Victory Bldg.
80 Richmond St. West.
Toronto, Ontario
Canada M5H 2A4
Tel: 364-0750

IATA

North Hill
Shopping Center
1793 14 Avenue N.W.
Calgary, Alberta,
Canada, T2N 1M5
Tel: [403] 289-1913

شمالی امریکہ کا پہلا پاکستانی ریڈیو پروگرام

صدائے پاکستان

پاکستانی فلمی موسیقی اور تازہ ترین قومی خبروں سے ترتیب پا کر

ہر اتوار کی رات آٹھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک

FM101 پر نشر کیا جاتا ہے

سپانسر: ایوب قریشی پروڈیوسر: الطاف حسین زاہد اسٹوڈیو

اناؤنسر: عادل تیموری

BLOWN FIBERGLASS

EVERSHINE HOME IMPROVEMENT CO.

FREE ESTIMATES
on pre 1961 C.H.I.P. Homes
OR Newer Homes.
Upgrade with 6 to 9 inches and save!!

CALL AZHAR SHAIKH
(416) 469-0904
653-5721

نیشنل کرکٹ کلب کی کامیابی

[illegible]

فاروق کرمانی

[illegible] جواب میں ... رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

ضرورت رشتہ

۲۸ سالہ پاکستانی سنی لڑکے کیلئے کسی امیگرنٹ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ تفصیلات کیلئے لکھئے

خان
پوسٹ بکس نمبر 7097
اسٹیشن A ٹورانٹو اونٹاریو
M5A 1X7

ہماری ڈکشنری

[illegible]

Rabid animals are a hazard this spring.

متاثرہ حیوانات سے پھیلائی گئی ریبیز (RABIES) اونٹاریو کے مکین کیلئے ایک بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے۔

اس موسم میں شہری آبادی کیلئے جہاں جنگلی جانور لومڑی سکنک (SKUNKS) اور دوسرے متعلقہ پالتو جانوروں کو بچوں کا قرب حاصل ہے یہ بات بڑی پریشان کن ہے۔ بچوں کو متنبہ کر دینا چاہئے کہ جنگلی جانوروں سے پرے رہیں خاص طور پر وہ جانور جو بیمار یا غیر ضروری طور پر مانوس سے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ ریبیز جانوروں کے خطرناک پہلو ہیں۔

پالتو جانوروں کو مسلسل ٹیکہ لگواتے رہنا چاہئے اور رات کو گھروں کے اندر بند رکھنا چاہئے۔ اگر آپ کسی پالتو جانور یا جنگلی جانور کو مشکوک حرکات کرتے دیکھیں تو مقامی پولیس، ہیومین سوسائٹی یا ہیلتھ یونٹ سے فوری رابطہ قائم کریں۔ اس طرح آپ ریبیز کو مزید پھیلنے سے روک سکتے ہیں اور اگر آپ کا بچہ یا پالتو جانور ریبیز جانور سے متاثر ہو تو مردہ جانوروں کو نہ چھوئیں۔ اپنے ڈاکٹر یا ہیلتھ یونٹ کو فوری طور پر مطلع کریں۔ اگر آپ کے پالتو جانور کسی ریبیز جانور سے زخمی ہو جائیں تو ننگے ہاتھوں سے اپنے جانور کو نہ چھوئیں۔ مزید مشورہ کیلئے ماہر امراض حیوانات سے رجوع کریں۔

مزید معلومات اور مفت کتابچہ کیلئے لکھئے

ANIMALS, RABIES AND YOU from the Ontario Health Resource Centre, Queen's Park, Toronto, Ontario M7A 1S2.

Ministry of Health — Dennis R. Timbrell, Minister

Ontario

Let's keep Ontario healthy.

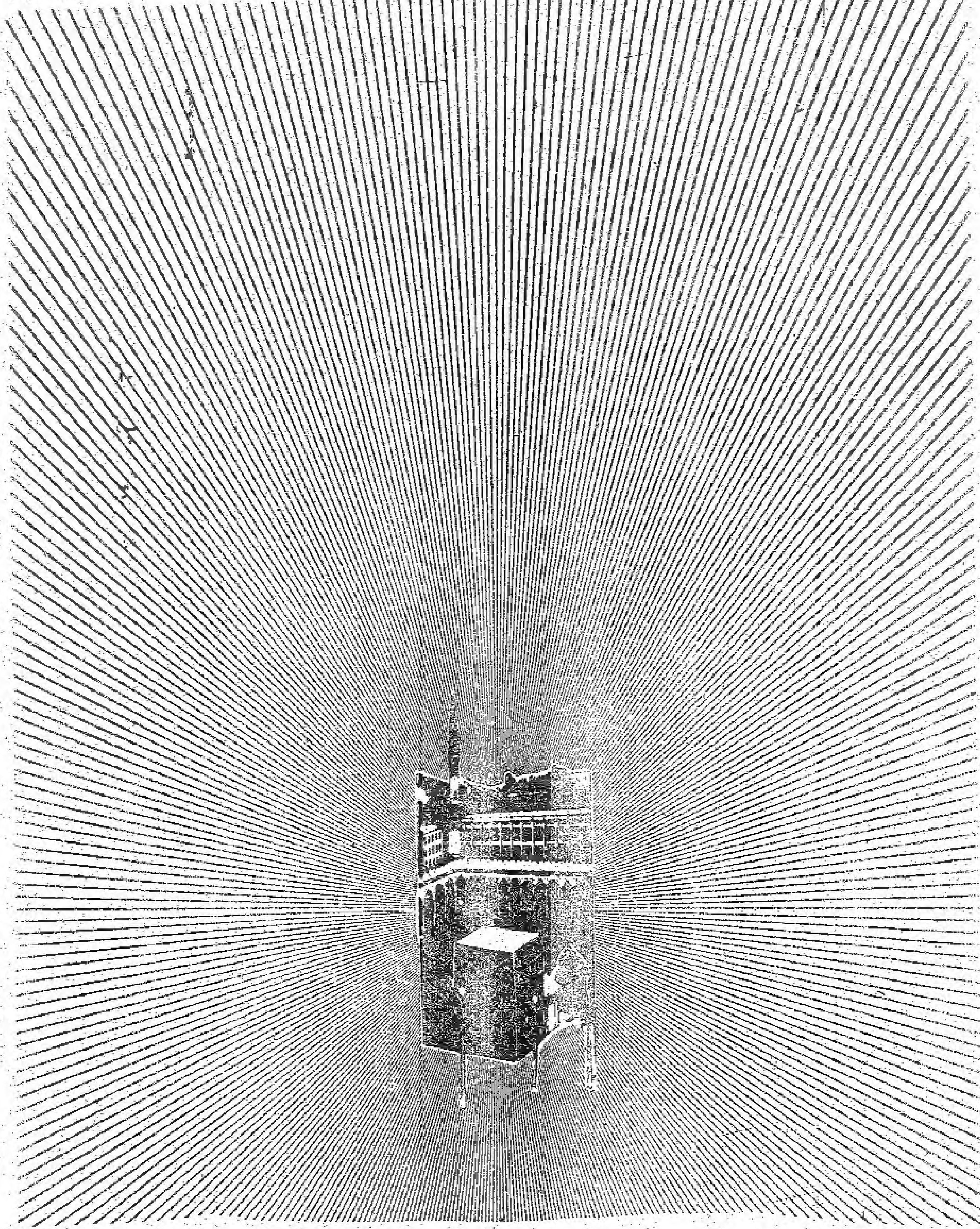

UNIVERSE TRAVEL AGENCY

3316 KEELE STREET — DOWNSVIEW, ONTARIO, CANADA, M3M-2H7

ZAHIR MODI 630-7393

$ This is it! Stuarts is going to keep prices down! Top quality furniture and appliances all drastically reduced for immediate sale. It's a bargain bonanza! Incredible selection, super sensational savings while quantities last! $

Save 6 months no interest

پیغامبر کا حوالہ دینے پر مزید رعایت

اور سامان تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔ ہم اپنے سپلائرز سے قیمتوں میں کمی کیلئے جنگ
کر رہے ہیں۔ ہمارا مقصد بزنس ہے۔ اور جب ہمارا مقصد بزنس ہو تو اس کا واضح
مطلب ہے آپ کی بچت۔ خاطر خواہ بچت، بہترین کمپنیوں کا تیار شدہ فرنیچر
ریفریجریٹر، فریزر، اسٹوو، اوون، ایئر کنڈیشنر وغیرہ
ہمارے دکانوں میں آئیے اور بچت کیجئے۔

stuarts

for quality furniture and appliances stuarts lets you save

stuarts Deal Maker

Harold Grieve Jr.

BORDER EAST · NORTH WEST · CENTRAL · SOUTH · BRAMPTON · MARKHAM · KINGSTON

2788 DUFFERIN ST., South of Glencairn 782-1039 YORK

1265 FINCH AVE., Just east of Keele 630-3693 DOWNSVIEW

279-6969 MISSISSAUGA

108 CLARENCE AVE. 453-4716 BRAMPTON

546 MARKHAM RD. at Lawrence E. 431-3313 ALSO, OUR CLEARANCE CENTRE

811 PRINCESS ST. North of Macdonald 542-4937 KINGSTON

Free delivery

Free Parking
Open Daily 9 AM to 9 PM.
Saturday 9 am to 6 PM

FORTNIGHTLY
MESSENGER
P.O. BOX 2114
POSTAL STATION 'B'
SCARBOROUGH, ONTARIO
CANADA M1N 2E5
TEL. (416) 267-8006
Editor & Publisher: Sohail Akhtar

VOL. 3 | MAY 21, 1980 | NO. 6

◉ جہاں آپ ہر قسم کی اور ایشین گروسری نہایت ہی سستے داموں حاصل کر سکیں گے۔
◉ ہر قسم کی دالیں۔ مصالحہ جات اور تازہ سبزیاں۔ تازہ حلال گوشت بکرا، بکریاں
ہول سیل ریٹ پر نہایت ہی سستے داموں دستیاب ہیں۔
◉ گوشت کی کٹائی کے لئے الیکٹرک مشین لگائی گئی ہے۔ تاکہ گوشت کی کٹائی صحیح اور صاف کر کے دی جائے۔

HOUSE OF HALAL MEAT
803 Danforth Avenue Toronto, Ontario
Please Call ISMAIL At [illegible]

لیبیا کے سات سفارت خانوں کو عوامی تحویل میں لے لیا گیا

ایشیا اور یورپ کے ۵ ملکوں میں لیبیا کے سفارت خانوں کو عوامی بیورو بنا دیا جائے گا

سفارتخانوں کے نظم و نسق کیلئے عوامی کمیٹیاں تشکیل دے دی گئیں

بغداد میں لیبیا کے سفیر کو سرکاری رہائش گاہ سے نکال دیا گیا

[illegible]

ڈاکٹر عبدالخالق کو میو ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا

راولپنڈی ۔۔۔ سابق وزیر اور کالعدم پیپلز پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر عبدالخالق کو ۔۔۔ جیل سے میو ہسپتال لاہور منتقل کر دیا گیا ۔۔۔ [illegible]

جیگوار طیارے بنانے والی کمپنی کے چیئرمین بھارت پہنچ گئے

[illegible]

بیدیاں کالج راولپنڈی تا حکم ثانی بند کر دیا گیا

[illegible]

PLEASE SUBSCRIBE TO THE MESSENGER
A FORTNIGHTLY Popular URDU NEWSPAPER

SUBSCRIPTION RATES:

1 YEAR .... $ 10.00 (US AIRMAIL $12.00)
2 YEAR .... $ 20.00 (US AIRMAIL $22.00)
6 MONTH .... $ 6.00 (US AIRMAIL $ 7.00)
ANYWHERE ELSE FOR 1 YEAR BY AIRMAIL $ 15.00

The Messenger
FORTNIGHTLY NEWSPAPER

P.O.Box 2114
Postal Station B
Scarborough, Ontario
Canada M1N 2E5

NAME ....
ADDRESS ....
....
POSTAL CODE ....
TELEPHONE ....
PLEASE MAKE CHEQUES PAYABLE TO "THE MESSENGER"

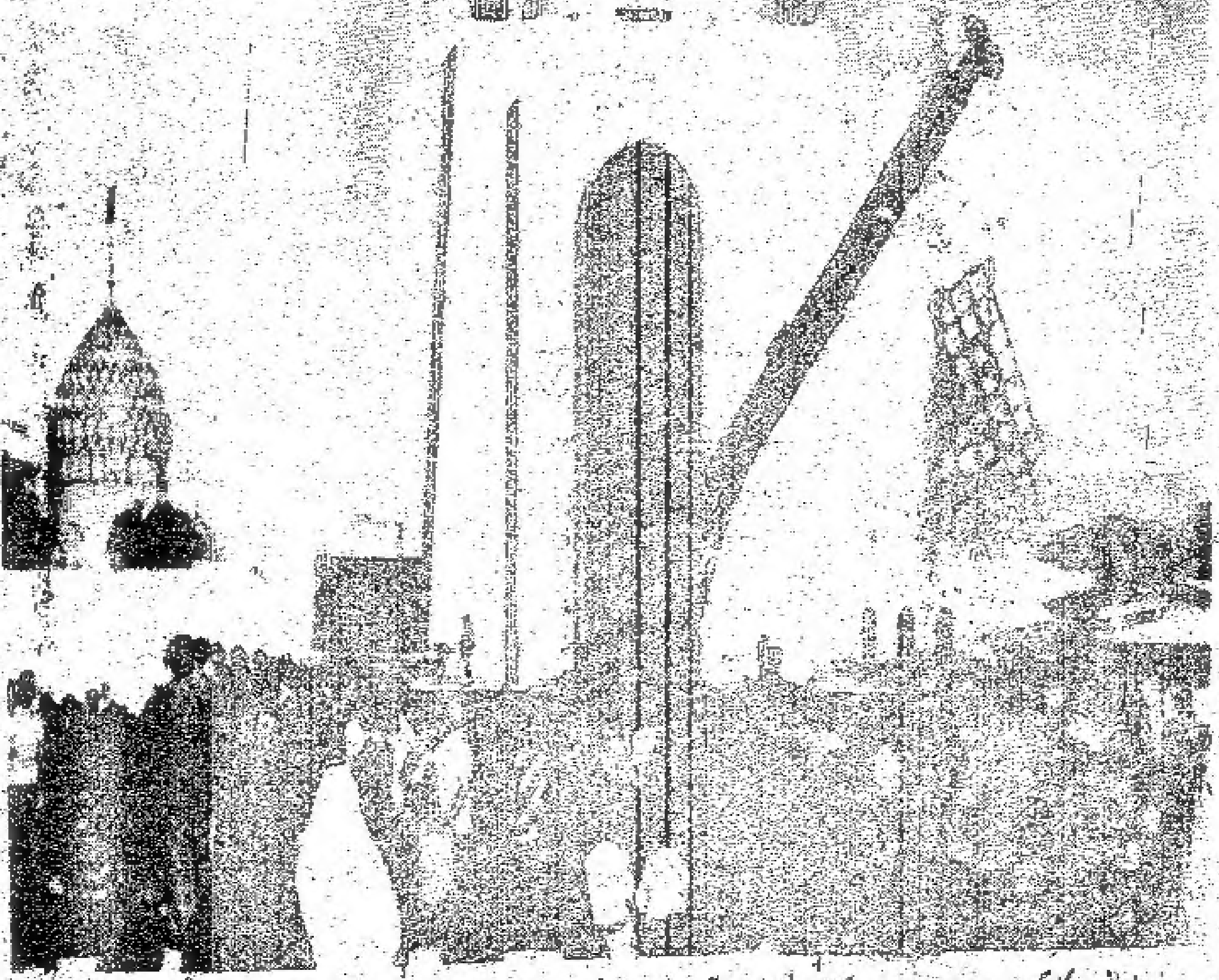

[illegible]

سڑک پر سانپوں کی یلغار
ٹریفک کا رخ دوسری طرف پھیر دیا

ڈھاکہ ۔۔۔ زہریلے سانپوں نے ۔۔۔ سڑک ۔۔۔ جس کی وجہ سے ٹریفک کو دوسری سڑک پر منتقل کر دیا گیا ۔۔۔ [illegible]

صدر ضیاء الرحمٰن کا پیغام
بنگلہ دیش کے ایلچی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۔۔۔ بنگلہ دیش کے وزیر زراعت ۔۔۔ صدر ضیاء الرحمٰن کے خاص ایلچی کی حیثیت سے آج یہاں پہنچ گئے ۔۔۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان زراعت کے شعبے میں تعاون کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے۔

فیلیپینس کو اولمپکس میں شامل کرنے کی تجویز

[illegible]